ماہنامہ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

اکتوبر 2023ء

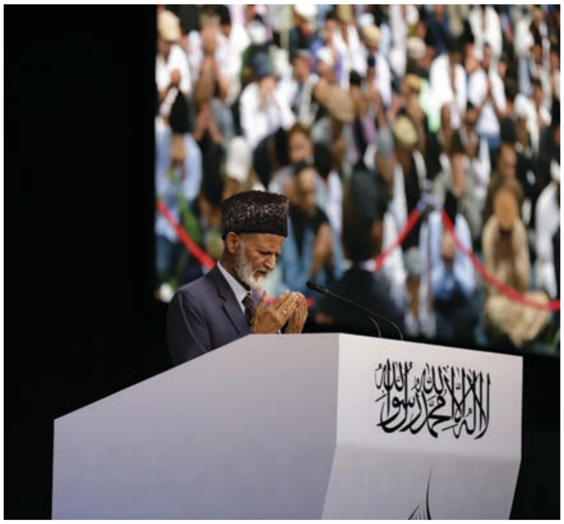

سچائی کو قائم کرو اور جھوٹ سے نفرت کرو

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اپنے آپ کو شرک سے بکلی پاک کرو اور اپنی عملی حالتوں کو ایسا بناؤ کہ شرک کا شائبہ تک نہ ہو۔ سچائی کو قائم کرو اور جھوٹ سے نفرت کرو۔ اب ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہر احمدی جائزہ لے مثلاً بعض باتیں ایسی ہیں۔ چند بیان کرتا ہوں۔ مقدمات میں یہ جائزہ لیں کہ مقدمات میں ہم غلط بیانیوں سے کام تو نہیں لیتے۔ پھر ہم کاروباروں میں منافع کی خاطر غلط بیانی سے کام تو نہیں لیتے۔ پھر ہم رشتہ طے کرتے وقت غلط بیانیاں تو نہیں کرتے۔ کیا ہر طرح سے قول سدید سے کام لیتے ہیں؟... حکومت سے سوشل اور ویلفیئر الاؤنس لینے کے لئے جھوٹ کا سہارا تو نہیں لیتے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/فروری 2016ء۔ مطبوعہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن، 26/فروری 2016ء)

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّـدٌ رَّسُـوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

اکتوبر 2023ء : ربیع الاوّل، ربیع الثّانی 1445ہجری قمری : اخاء 1402ہجری شمسی : جلد 52 : شمارہ 10

فہرست مضامین

★ قرآنِ مجید اور حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
★ ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
★ جلسہ سالانہ کینیڈا 2023ء کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام	14
★ جلسہ سالانہ کینیڈا 2023ء کے موقع پر مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کا افتتاحی خطاب	15
★ ناموسِ رسالت کے حقیقی تقاضے از مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب	16
★ مجاہدِ احمدیت مکرم مولانا سید شاہ محمد صاحب مرحوم کی ایک نایاب تحریر از مکرم کرنل (ر) انور احمد صاحب	25
★ جلسہ سالانہ کینیڈا 2023ء کی جھلکیاں از مکرم عرفان احمد خان صاحب	26
★ ٹرانٹو اور گردونواح میں نمازِ عید الاضحیٰ کی تقریبات از مکرم محمد اکرم یوسف صاحب	31
★ محترمہ ڈاکٹر صادقہ سلطانہ صاحبہ کا مختصر ذکرِ خیر از محترمہ ڈاکٹر عارفہ کوثر صاحبہ	36
★ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	39
★ تصاویر : مکرم بشیر ناصر صاحب، مکرم اسد سعید صاحب اور بعض دیگر احباب	

نگران

ملک لال خان
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ
فرحان احمد حمزہ قریشی

معاون مدیران

شفیق اللہ، منیب احمد، محمد موسیٰ
اور حافظ مجیب الرحمٰن احمد

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

غلام احمد عابدؔ اور دیگر معاونین

تزئین و زیبائش اور سرورق

شفیق اللہ، منیب احمد اور انوشہ منور

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ   www.ahmadiyyagazette.ca   Tel:905-303-4000 Ext:2241   editor@ahmadiyyagazette.ca

قرآنِ مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ذٰلِکَ ٭ وَمَنۡ یُّعَظِّمۡ حُرُمٰتِ اللّٰہِ فَہُوَ خَیۡرٌ لَّہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ ؕ وَاُحِلَّتۡ
لَکُمُ الۡاَنۡعَامُ اِلَّا مَا یُتۡلٰی عَلَیۡکُمۡ فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ
وَاجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ ۝ (سورۃ الحج 31:22)

یہ (ہم نے حکم دیا)۔ اور جو بھی اُن چیزوں کی تعظیم کرے گا جنہیں اللہ نے حرمت بخشی ہے تو یہ اس کے لئے اس کے ربّ کے نزدیک بہتر ہے۔ اور تمہارے لئے چوپائے حلال کر دیئے گئے سوائے ان کے جن کا ذکر تم سے کیا جاتا ہے۔ پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ”أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ“۔ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ قَالَ ”الإِشْرَاكُ بِاللّٰہِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ“. وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ ”أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ، أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ“. فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتَّى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ۔ (صحيح البخاري، كِتَابُ الأدب، باب عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكَبَائِرِ)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا ضرور بتایئے یا رسولَ اللہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے اب آپؐ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا آگاہ ہو جاؤ جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی (سب سے بڑے گناہ ہیں) آگاہ ہو جاؤ جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے مسلسل دہراتے رہے اور میں نے سوچا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش نہیں ہوں گے۔

جھوٹ بولنے سے خدا بھی ہاتھ سے جاتا ہے

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”بتوں کی پرستش اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرو یعنی جھوٹ بھی ایک بت ہے جس پر بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے۔سو جھوٹ بولنے سے خدا بھی ہاتھ سے جاتا ہے۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن، جلد 10 ، صفحہ 361)

”آج دنیا کی حالت بہت نازک ہوگئی ہے۔جس پہلو اور رنگ سے دیکھو جھوٹے گواہ بنائے جاتے ہیں۔ جھوٹے مقدمہ کرنا تو بات ہی کچھ نہیں جھوٹے اسناد بنالئے جاتے ہیں۔کوئی امر بیان کریں گے تو سچ کا پہلو بچا کر بولیں گے۔اب کوئی ان لوگوں سے جو اس سلسلہ کی ضرورت نہیں سمجھتے پوچھے کہ کیا یہی وہ دین تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے؟اللہ تعالیٰ نے تو جھوٹ کو نجاست کہا تھا کہ اس سے پرہیز کرو فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَاجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ (سورۃ الحج 31:22) بُت پرستی کے ساتھ اس جھوٹ کو ملایا ہے۔جیسا احمق انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پتھر کی طرف سر جھکاتا ہے ویسے ہی صدق اور راستی کو چھوڑ کر اپنے مطلب کے لئے جھوٹ کو بُت بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بُت پرستی کے ساتھ ملایا اور اس سے نسبت دی جیسے ایک بُت پرست بُت سے نجات چاہتا ہے۔ جھوٹ بولنے والا بھی اپنی طرف سے بُت بناتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس بُت کے ذریعہ نجات ہو جاوے گی۔ کیسی خرابی آکر پڑی ہے۔اگر کہا جاوے کہ کیوں بُت پرست ہوتے ہو۔اس نجاست کو چھوڑ دو۔تو کہتے ہیں کیونکر چھوڑ دیں اس کے بغیر گذارہ نہیں ہوسکتا۔اس سے بڑھ کر اور کیا بدقسمتی ہوگی کہ جھوٹ پر اپنا مدار سمجھتے ہیں مگر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ آخر سچ ہی کامیاب ہوتا ہے۔ بھلائی اور فتح اسی کی ہے۔“

(ملفوظات۔ جلد 8، صفحہ 349-350، ایڈیشن 1984ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ جولائی 2023ء کے خلاصہ جات

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 7/ جولائی 2023ء

جنگ بدر کے موقع پر ملائکہ کے نزول کی حقیقت کا بیان
معرکہ مشرکین کی شکست اور مسلمانوں کی فتح مبین پر ختم ہوا
فلسطین کے مظلوم مسلمانوں، امتِ مسلمہ نیز دیگر اہم امور کے لیے دعا کی تحریک

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7/ جولائی 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو کے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ خطبہ میں کفار مکہ پر مسلمانوں کے رعب کے ضمن میں ابوجہل اور عُتبہ کے جنگ کرنے کے بارہ میں اختلاف کا ذکر ہوا تھا، پھر ابوجہل کے طعنہ کی وجہ سے عُتبہ نے جنگ کا اعلان بھی کیا اور یوں باقاعدہ جنگ شروع ہوئی۔

عُتبہ بن ربیعہ اپنے بھائی شَیبہ بن ربیعہ اور اپنے بیٹے ولید بن عتبہ کے درمیان چلتا ہوا نکلا اور صفوں سے آگے نکل کر مبارزت طلب کی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اِس پر انصار کے کچھ نوجوانوں کے عُتبہ کو جواب دینے پر اُس نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ ان کے بتانے پر اُس نے کہا کہ ہمارا تم سے کوئی سروکار نہیں، ہمارا ارادہ تو صرف اپنے چچا کے بیٹوں سے لڑنے کا ہے اور ساتھ ہی بلند آواز سے پکار کر کہا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے رشتہ داروں میں سے ہمارے برابر کے لوگوں کو ہمارے مقابلہ پر بھیجو۔ تو نبیؐ نے فرمایا: اٹھو اے حمزہ، اٹھو اے علی، اٹھو اے عُبَیدہ بن حارث (اوّل الذکر آپؐ کے چچا اور مؤخّر الذکر دونوں آپؐ کے چچازاد تھے)۔ حمزہ عُتبہ کی طرف بڑھے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں مَیں شَیبہ کی طرف بڑھا اور عُبَیدہ اور ولید میں دو جھڑپوں کا تبادلہ ہوا اور دونوں میں سے ہر ایک نے ایک دوسرے کو زخمی کر کے کمزور کر دیا۔ پھر ہم ولید کی طرف متوجہ ہوئے اور اُس کو مار ڈالا اور عُبَیدہ کو ہم اٹھا کر لائے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دشمنوں کو مار دیا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ساتھی عُبَیدہ بن حارث کو اپنی فوج میں اٹھا لائے تو اُن کا پاؤں کٹ چکا تھا، جب اُن کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا مَیں شہید نہیں ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: بے شک تم شہید ہو۔ حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِن زخموں سے جانبر نہ ہو سکے اور بدر سے واپسی پر راستہ میں انتقال کیا۔

جب دونوں لشکر آپس میں مل گئے یعنی شدید لڑائی ہونے لگی تو ابوجہل نے دعا کی کہ اَے خدا! ہم میں سے جو شخص قریبی رشتہ داریوں کو توڑتا اور ایسی باتیں بیان کرتا ہے جو ہم نے پہلے کبھی نہیں سنیں تُو آج اُسے ہلاک کر۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں: معلوم ہوتا ہے کہ ابوجہل کو یہی یقین تھا کہ گویا نعوذباللہ! آنحضرت ﷺ کی زندگی پوتر اور پاک نہیں تبھی تو اِس نے دردِ دل سے دعا کی لیکن اِس دعا کے بعد شاید ایک گھنٹہ بھی زندہ نہ رہ سکا اور خدا کے قہر نے اُسی مقام میں اُس کا سر کاٹ کر پھینک

دیا اور جن کی پاک زندگی پر وہ داغ لگاتا تھا وہ اِس میدان سے فتح و نصرت کے ساتھ واپس آئے۔

میدان کارزار میں کُشت و خون کا بازار گرم تھا، مسلمانوں کے سامنے اُن سے سہ چند جماعت جو ہر قسم کے سامان حرب سے آراستہ ہو کر اس عزم کے ساتھ میدان میں نکلی تھی کہ اسلام کا نام و نشان مٹا دیا جاوے اور اس چیز نے جس سے زیادہ طاقتور دنیا میں کوئی چیز نہیں یعنی زندہ ایمان نے اُن کے اندر ایک فوق العادت طاقت بھر دی تھی۔ وہ اُس وقت میدان جنگ میں خدمت دین کا وہ نمونہ دکھا رہے تھے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ ہر ایک شخص دوسرے سے بڑھ کر قدم مارتا اور خدا کی راہ میں جان دینے کے لیے بے قرار نظر آتا تھا۔ حضرت حمزہ، حضرت علی اور حضرت زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دشمن کی صفوں کی صفیں کاٹ کر رکھ دیں۔

☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت مہجع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک تیر کا ہدف بنایا گیا جس سے وہ شہید ہو گئے، یہ مسلمانوں کے پہلے شخص تھے جنہوں نے جام شہادت نوش کیا، اِس کے بعد بنی عدی بن نجار کے قبیلہ کے ایک شخص حضرت حارثہ بن سُراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نوجوان حضرت حارثہ بن سُراقہ رضی اللہ تعالیٰ جنگ بدر میں شہید ہوئے، اُن کی ماں ربیع بنت نضر نبیؐ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! آپؐ جانتے ہی ہیں جو مقام حارثہ کا میرے نزدیک تھا سو اگر وہ جنت میں ہے تو مَیں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں اور اگر کوئی اور بات ہے تو آپؐ دیکھیں گے کہ مَیں کیا کچھ کرتی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: افسوس ہے، کیا تُو دیوانی ہے، کیا جنت ایک ہی ہے؟ جنتیں تو بہت سی ہیں اور تمہارا بیٹا تو جنت الفردوس میں ہے۔ آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ:

جو شخص آج کے دن صبر کے ساتھ ثواب سمجھ کر جنگ کرے گا اور پیٹھ پھیر کر نہ بھاگے گا خدا اُس کو جنت میں داخل کرے گا۔

یہ سن کر عُمیر بن حمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو بنی سلمہ میں سے تھے کہا (اس وقت اُن کے ہاتھ میں چند کھجوریں بھی تھیں جو وہ کھا رہے تھے) واہ واہ میرے اور جنت کے درمیان بس اتنا ہی وقفہ ہے کہ یہ لوگ مجھ کو قتل کر دیں اور پھر اپنی تلوار پکڑ کر اس قدر لڑے کہ شہید ہو گئے۔ عفراء کے بیٹے عوف بن حارث نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عرض کیا: یارسول اللہؐ! اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی کس بات سے خوش ہوتا ہے؟ فرمایا: دشمن کو زرّہ وغیرہ لباس حرب سے خالی ہو کر قتل کرنے سے،

اِس پر اُنہوں نے اپنی زرّہ اتار کر پھینک دی اور بہت سے کافروں کو قتل کرنے کے بعد خود بھی شہید ہو گئے۔

جنگ کے اختتام پر آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مقتولین کے درمیان کھڑے ہوئے اور ابوجہل کو ڈھونڈنا شروع کیا۔ آپؐ نے اُس کو نہ پایا تو یہ دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ لَا تُعْجِزْنِیْ فِرْعَوْنَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ۔ اَے اللہ تُو مجھے اِس امت کے فرعون کے مقابلہ پر عاجز نہ کر دینا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فرمان کے مطابق گھٹنے پر زخم کی نشانی سے پہچان کر دشمن خدا کو حضرت مُعوّذ اور حضرت مُعاذ کے حملہ کے نتیجے میں زخمی حالت میں ڈھونڈ لیا۔ کچھ زندگی کی رمق باقی تھی، آپؓ کے پوچھنے پر اِس خواہش کا اظہار کیا کہ میری گردن ذرا لمبی کر کے کاٹ دو۔ اُنہوں نے کہا کہ مَیں تیری اِس خواہش کو بھی پورا نہ ہونے دوں گا اور گردن کو ٹھوڑی کے پاس سے کاٹ کر حضورؐ کی خدمت میں لا کر آپؐ کے پاؤں میں ڈال دیا تو آپؐ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور فرمایا: اَللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ غَیْرُہٗ۔ اللہ ہی وہ ذات پاک ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے یہ بھی دعا مانگی کہ اَے خدا ایسا نہ ہو کہ وہ تیری گرفت سے نکل جائے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: رسول اللہؐ نے فرمایا: ہر امت کا فرعون ہوتا ہے، اِس امت کا فرعون ابوجہل ہے، اللہ تعالیٰ نے اُسے بری طرح قتل کیا، عفراء کے دونوں بیٹوں (مُعوّذ اور مُعاذ) اور ملائکہ نے اُسے قتل کیا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِس کا کام تمام کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ابوجہل کو فرعون کہا گیا ہے مگر میرے نزدیک تو وہ فرعون سے بڑھ کر ہے۔ فرعون نے تو آخر کہا قَالَ آمَنْتُ أَنَّهٗ لَآ إِلٰهَ إِلَّا الَّذِيْٓ آمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا إِسْرَآئِيْلَ کہ مَیں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر وہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ مگر یہ آخر تک ایمان نہ لایا، مکہ میں سارا فساد اِسی کا تھا اور بڑا متکبر اور خود پسند اور عظمت اور شرف کا چاہنے والا تھا۔

حضرت امام رازی رحمہ اللہ سورۃ الانفال کی آیت وَمَا رَمَیْتَ إِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب قریش نے چڑھائی کی تو رسول اللہؐ نے دعا کی کہ اَے اللہ! یہ قریش قبیلہ اپنے گھوڑوں اور سامان فخر کے ساتھ اِس حالت میں آیا کہ وہ تیرے رسول کو جھٹلا رہے ہیں اور تکذیب کر رہے ہیں۔ اَے اللہ! مَیں تجھ سے وہ چیز طلب کرتا ہوں جس کا تُو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے تو جبرائیلؑ نازل ہوئے اور کہا: یارسول اللہؐ! مٹھی بھر مٹی لیں اور ان کفار کی طرف پھینک دیں تو پھر جب دونوں لشکروں کی آپس میں مٹھ بھیڑ ہوئی تو

آپؐ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ وادی کے کنکروں سے بھری ہوئی مٹھی بھر مٹی پکڑاؤ جسے آپؐ نے اِن کفار کے چہروں کی طرف پھینک دیا اور فرمایا! شَاھَتِ الْوُجُوْہُ یعنی چہرے مسخ ہوجائیں۔ تو مشرکین اپنی آنکھیں مسلنے لگے جس کے نتیجے میں وہ شکست خوردہ ہو گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔ یعنی کنکریوں سے بھری ہوئی مٹھی جسے آپؐ نے پھینکا، فی الحقیقت آپؐ نے اُسے نہیں پھینکا تھا، کیونکہ آپؐ کا پھینکنا اتنا ہی اثر انداز ہوسکتا ہے جتنا کہ ایک انسان کا اثر انداز ہوتا ہے، بلکہ اللہ نے اُسے پھینکا ہے جس کے نتیجے میں اِس مٹی کے ذرات اُن کی آنکھوں تک پہنچ گئے تو یہ پھینکنے کی صورت تو نبیٔ کریمؐ سے صادر ہوئی لیکن اِس کا اثر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صادر ہوا۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: جب تم اپنے ربّ سے فریاد کر رہے تھے اُس نے تمہاری التجا کو قبول کرلیا اِس وعدہ کے ساتھ کہ مَیں ضرور ایک ہزار قطار در قطار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔ غزوۂ بدر میں نزول ملائکہ کی تصدیق آنحضرتؐ نے بھی فرمائی نیز سیرت ابن ہشام میں متعدد روایاتِ صحابہؓ بدر کے دن فرشتوں کے نزول پر دلالت کرتی ہیں۔

حضرت جبرائیلؑ آپؐ کے پاس آئے اور کہا آپؐ مسلمانوں میں اہل بدر کو کیا مقام دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: بہترین مسلمان یا ایسا ہی کوئی کلمہ فرمایا۔ جبرائیلؑ نے کہا اِس طرح وہ ملائکہ بھی افضل ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے۔

بعض لوگوں کا خیال کہ فرشتوں کا نزول محض مومنوں کے لیے بطور بشارت اور دلی اطمینان تھا و گرنہ فرشتے جنگ میں عملاً شریک نہیں ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اِس تصور کو احادیث صحیحہ کے منافی قرار دیا نیز فرمایا: البتہ یہاں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ نصرت کے لیے تو ایک ہی فرشتہ کافی تھا تو ہزاروں فرشتے کیوں نازل ہوئے۔ امام ابن کثیر صحیحین میں موجود عرصۂ جنگ میں فرشتوں کے نزول کی احادیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے فرشتوں کا نزول اور مسلمانوں کو اِس کی اطلاع بطور خوشخبری تھی ورنہ اللہ اِس کے بغیر بھی اپنے دشمنوں کے خلاف مسلمانوں کی مدد کرسکتا ہے، اِس لیے اُس نے فرمایا مدد صرف اللہ کی طرف سے ہے اور سورۂ محمدؐ میں فرمایا کہ اگر اللہ چاہے تو خود ہی اِن کافروں سے بدلہ لے لے لیکن وہ آزماتا ہے۔

جب کھلی جنگ شروع ہوئی تو تھوڑی دیر بعد مشرکین کے لشکر میں ناکامی اور اضطراب کے آثار نمودار ہو گئے، اُن کی صفیں مسلمانوں کے تابڑ توڑ حملوں سے درہم برہم ہوگئیں، اُن میں بھگدڑ مچ گئی، مسلمانوں نے اُن کا پیچھا کیا اور اُنہیں شکست فاش دی۔ یہ معرکہ مشرکین کی شکست اور مسلمانوں کی فتح مبین پر ختم ہوا اور اِس میں چودہ مسلمانوں (چھ مہاجرین اور آٹھ انصار) نے جام شہادت نوش کیا لیکن مشرکین کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا، اُن کے ستّر آدمی مارے اور ستّر قید کیے گئے جو عموماً قائد، سردار اور بڑے بڑے سر برآوردہ حضرات تھے۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے دعاؤں کی تحریک فرمائی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 14/ جولائی 2023ء

جنگ بدر کے حالات و واقعات

جنگِ بدر کے دوران آنحضور ﷺ کے بعض معجزات کا بیان

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14/ جولائی 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جنگِ بدر کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور واقعات کے بارے میں ذکر ہو رہا تھا۔ جنگِ بدر ختم ہوئی اور کفّار کو اللہ تعالیٰ نے ان کے انجام تک پہنچایا۔

ستّر کفار مارے گئے جن میں بہت سے رؤسا اور سردار بھی شامل تھے۔

رؤسائے قریش کی تدفین کے متعلق یہ ذکر ملتا ہے، صحیح بخاری کی روایت ہے

کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور سجدے کی حالت میں تھے کہ کفارِ مکّہ نے جانور کی بچّہ دانی آپ کے کندھوں کے درمیان رکھ دی۔حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں ہی رہے اور کفار ہنستے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا وہاں آئیں اور وہ بھاری چیز آپ کے کندھوں پر سے ہٹائی۔ اس موقعہ پر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! تُو قریش کی گرفت کر۔ پھر آپ نے عمرو بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف اور بعض دیگر کفار کے نام لے کر دعا کی کہ اے اللہ! ان کی گرفت کر۔ راوی حضرت عبد اللہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! مَیں نے بدر کے روز خود ان سب کو گرے ہوئے دیکھا۔ پھر انہیں گھسیٹ کر بدر کے گڑھے میں پھینکا گیا۔

اس موقعے پر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گڑھے والے لعنت کے نیچے ہیں۔حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ بدر کے دن کفار کے چوبیس آدمیوں کے بارے میں حکم دیا اور انہیں بدر کے کنویں میں ڈال دیا گیا۔ بدر سے واپسی پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کنویں کے کنارے پر کھڑے ہوئے اور ان کفارِ مکّہ کو، ان کے باپوں کے ناموں سے پکارنے لگے اور فرمایا کیا اب تم کو اس بات کی خوشی ہوگی کہ کاش تم نے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی ہوتی۔ ہم نے تو وہ سب پالیا جو اللہ نے اپنے رسول سے وعدہ کیا تھا۔

قمرالانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقعہ کا ذکر کر کے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ سے کہ اے گڑھے والو! تم نے مجھ سے جنگ کی اور دوسروں نے میری مدد کی ہے۔ یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اپنی جگہ یہ یقین رکھتے تھے کہ ان جنگوں میں ابتدا کفار کی طرف سے ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجبور ہو کر محض خود حفاظتی کی خاطر تلوار اٹھائی۔

سیرت کی کتابوں میں جنگِ بدر کے ذکر میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض معجزات کا ذکر بھی ملتا ہے۔ چنانچہ عکاشہ بن محصنؓ کے متعلق مذکور ہے کہ بدر کے دن وہ اپنی تلوار سے لڑائی کرتے رہے یہاں تک کہ وہ ان کے ہاتھ میں ٹوٹ گئی۔ اس پر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک لکڑی عنایت کی اور فرمایا کہ تم اس سے کفار کے ساتھ جنگ کرو۔ عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس لکڑی کو لہرایا تو وہ ان کے ہاتھ میں تلوار بن گئی۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ بدر کے روز ان کی آنکھ پر ضرب لگی اور ڈیلا نکل کر باہر آ گیا۔ انہوں نے اسے نیچے پھینک دینے کا ارادہ کیا تو صحابہؓ نے روک لیا۔حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ڈیلے کو اپنی ہتھیلی پر رکھا اور پھر اسے اس کی جگہ پر واپس ڈال دیا۔

قتادہ کی بینائی بالکل بحال ہوگئی اور وہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ خوبصورت لگتی تھی۔

مشرکین نے گھبراہٹ کے عالم میں بھاگتے ہوئے مکہ کا رخ کیا۔شرم وندامت سے انہیں سمجھ نہ آتی تھی کہ کس طرح مکّہ میں داخل ہوں۔ جب کفار نے اہلِ مکّہ کو سردارانِ قریش کی ہلاکت کی خبر دی تو انہیں یقین نہ آتا تھا۔قریش نے مقتولین کا ماتم کرنے اور نوحہ کرنے سے لوگوں کو روک دیا۔

دوسری جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ مدینہ کو فتح کی خوش خبری دینے کے لیے حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بالائی مدینہ جبکہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نشیبی مدینہ کی طرف بھجوایا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں فتح کی خوش خبری تب ملی جب ہم نے حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوجہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کی مٹی برابر کر دی تھی۔

جب زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی پر سوار ہو کر مدینہ میں داخل ہوئے تو منافقین اور یہود نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ مسلمانوں کو جنگ میں شکست ہوگئی ہے اور نعوذ باللہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی جنگ میں مارے گئے ہیں، اسی لیے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی اونٹنی پر سوار ہو کر آرہے ہیں۔ جب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح کی خوش خبری سنائی اور سردارانِ قریش کے نام لے لے کر بتایا کہ فلاں فلاں سردارانِ قریش مارے گئے ہیں تو منافقین کہنے لگے کہ ایسا کیسے ہوسکتا ہے۔ لگتا ہے جنگ میں شکست اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی وجہ سے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دماغ الٹ گیا ہے۔

اہلِ مدینہ فتح کی خوشی میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے مدینے سے باہر امڈ آئے۔ ان مسلمانوں کی خوشی قابلِ دید تھی۔ اس جنگ میں مسلمانوں کو مالِ غنیمت میں ۱۵۰/اونٹ اور دس گھوڑے ملے۔ اس کے علاوہ ہر قسم کا سامان، ہتھیار، کپڑے، بے شمار کھالیں، رنگا ہوا چمڑا اور اون وغیرہ بھی مالِ غنیمت میں حاصل ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا حصہ بھی دیگر صحابہؓ کے برابر رکھا۔صحابہ کرامؓ نے ایک تلوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رکھ لی۔اسی طرح ایک اونٹ جو ابوجہل کی ملکیت میں سے تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا تھا۔کتبِ سیرت میں اس تلوار اور اونٹ کو کافی اہمیت دی گئی ہے۔اس تلوار کا نام 'ذوالفقار' تھا۔بعد میں دیگر غزوات میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس تلوار کو اپنے پاس رکھتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ تلوار عباسی خلفاء کے پاس رہی۔اسی طرح وہ اونٹ صلح حدیبیہ تک آپؐ کے پاس رہا اور صلح حدیبیہ کے موقعے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس اونٹ کو قربانی کے طور پر اپنے ساتھ لے کر گئے۔

مالِ غنیمت کی تقسیم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کے ورثاء کو ان کا حصہ دیا۔اسی طرح مدینے میں موجود نائبین اور دیگر اصحاب جو مختلف ذمہ داریوں کی ادائیگی کی وجہ سے جنگ میں شامل نہ ہو سکے تھے،انہیں بھی ان کا حصّہ دیا۔

جنگِ بدر کے قیدیوں کو فدیہ لے کر رہا کر دیا گیا۔فدیہ کی رقم ایک ہزار سے چار ہزار درہم تک تھی۔جو فدیہ نہ دے سکتا تھا اس کے لیے شرط تھی کہ وہ مدینے کے بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دے تو اسے رہا کر دیا جائے گا۔اسی طرح بعض قیدیوں کو کم فدیہ یا بغیر فدیہ کے بھی چھوڑ دیا گیا۔

جنگِ بدر سے متعلق تفاصیل آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل مرحومین کا ذکرِ خیر فرمایا اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

۱۔رانا عبدالحمید خان صاحب کاٹھگڑھی

مربی سلسلہ و نائب ناظم مال وقفِ جدید پاکستان۔

مرحوم گزشتہ دنوں ستّر برس کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۔مرحوم نے مئی 1979ء میں خدمات سلسلہ کا آغاز کیا اور مختلف جگہوں پر خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ اگست 1985ء سے دسمبر 1986ء تک یوگنڈا میں رہے۔ نظامت ارشاد وقفِ جدید کے تحت مختلف جگہوں پر بطور مربی سلسلہ خدمات کی توفیق پاتے رہے۔1993ء میں نائب ناظم مال وقفِ جدید مقرر ہوئے جہاں تاوفات خدمت کی توفیق پاتے رہے۔مرحوم کو خدا تعالیٰ نے ایک بیٹے اور ایک بیٹی سے نوازا تھا۔آپ کے بیٹے ڈاکٹر عبدالرؤوف خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ ڈنمارک کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔مرحوم کا خلافت سے بڑا گہرا تعلق تھا۔نظامِ جماعت کی بڑی اطاعت کرنے والے، دعا گو، متوکل، وقف زندگی کے عہد کو آخری دم تک نبھانے والے، سادہ طبیعت کے مالک تھے۔

۲۔مکرمہ نصرت جہاں احمد صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب مربی سلسلہ امریکہ

جو گزشتہ دنوں وفات پا گئی تھیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۔مرحومہ اپنے خاوند اور بچوں کے ہمراہ 1972ء میں امریکہ گئی تھیں۔واشنگٹن میں انہیں خدمت کی توفیق ملتی رہی۔1988ء میں مبشر احمد صاحب نے زندگی وقف کی تو مرحومہ نے ان کا بھرپور ساتھ نبھایا۔آپ بڑی دعا گو، خلافت کی فرمانبردار، لجنہ اماء اللہ کی تنظیم میں خدمات کرنے والی، نیک خاتون تھیں۔

حضورِ انور نے دونوں مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 21/ جولائی 2023ء

جنگ بدر کے حالات و واقعات

آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو تاکید کی کہ قیدیوں کے ساتھ نرمی اور شفقت کا سلوک کریں اور اُن کے آرام کا خیال رکھیں

جلسہ سالانہ یوکے کے حوالے سے مہمان نوازی کی اہمیت کا بیان اور کارکنان اور مہمانوں کو زرّیں نصائح

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21/ جولائی 2023ء کو مسجد بیت الفتوح، مورڈن، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جنگ بدر ختم ہونے کے بعد قیدیوں سے آنحضرت ﷺ کے حسن سلوک

کے بارہ میں طبقات ابن سعد میں درج ہے کہ جب بدر کے قیدی آئے تو اُن میں آپؐ کے چچا حضرت عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، آپؐ اُس رات جاگتے رہے تو صحابہؓ میں سے کسی نے پوچھا کہ اَے اللہ کے نبیؐ! آپؐ کو کس بات نے جگائے رکھا ہے؟ فرمایا! عبّاس کے کراہنے کی آواز نے، تو ایک شخص گیا اور اُس نے آپؓ کے بندھن ڈھیلے کر دیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے مَیں عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کراہنے کی آواز نہیں سن رہا تو ایک شخص نے کہا کہ اُس نے آپؓ کے بندھن کچھ ڈھیلے کر دیئے ہیں، آپؐ نے فرمایا: پھر تمام قیدیوں کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

سیرت خاتم النبیین ﷺ میں قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو تاکید کی کہ قیدیوں کے ساتھ نرمی اور شفقت کا سلوک کریں اور اُن کے آرام کا خیال رکھیں، صحابہؓ نے جن کو اپنے آقا کی ہر خواہش کے پورا کرنے کا عشق تھا، آپؐ کی اِس نصیحت پر اِس خوبی سے عمل کیا کہ دنیا کی تاریخ میں اُس کی نظیر نہیں ملتی۔ سر ولیم میور نے قیدیوں کے ساتھ اِس مشفقانہ سلوک کا مندرجہ ذیل الفاظ میں اعتراف کیا۔

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہدایت کے ماتحت انصار و مہاجرین نے کفار کے قیدیوں کے ساتھ بڑی محبت و مہربانی کا سلوک کیا، چنانچہ بعض قیدیوں کی اپنی شہادت تاریخ میں اِن الفاظ میں مذکور ہے کہ خدا بھلا کرے مدینہ والوں کا! وہ ہم کو سوار کرتے اور آپ پیدل چلتے، ہم کو گندم کی پکی ہوئی روٹی دیتے اور آپ صرف کھجوریں کھا کر پڑے رہتے۔ ہم کو یہ معلوم کر کے تعجب نہیں کرنا چاہئے کہ بعض قیدی اِس نیک سلوک کے زیرِ اثر مسلمان ہو گئے اور ایسے لوگوں کو فوراً آزاد کر دیا گیا، جو قیدی اسلام نہیں لائے اُن پر بھی اِس نیک سلوک کا بہت اچھا اثر تھا۔

جنگ بدر اور اِس کے اثرات کے بارہ میں لکھا ہے کہ جب فتح بدر کی خوشخبری لے کر حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ پہنچے تو اِن کے منہ سے فتح کی خوشخبری کا اعلان سن کر اللہ کا دشمن کعب بن اشرف یہودی جھٹلانے اور کہنے لگا اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اِن بڑے بڑے رؤساء کو مار ڈالا ہے تو زمین کی پشت پر رہنے سے زمین کے اندر رہنا (یعنی زندہ رہنے سے موت) بہتر ہے۔

مولانا شبلی نعمانی اپنی کتاب میں غزوۂ بدر کے نتائج بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے معرکہ نے مذہبی اور ملکی حالات پر گونا گوں اثرات پیدا کئے اور حقیقت میں یہ اسلام کی ترقی کا قدم اوّلین تھا۔ قریش کے تمام بڑے بڑے رؤساء جن میں سے ایک ایک اسلام کی ترقی کی راہ میں سدّ آہن تھا فنا ہو گئے۔

عتبہ اور ابوجہل کی موت نے قریش کی ریاست عامہ کا تاج ابوسفیان کے سر پر رکھا جس سے دولت اُموی کا آغاز ہوا لیکن قریش کی اصلی طور وطاقت کا معیار گھٹ گیا۔ مدینہ میں اب تک عبد اللہ بن اُبی بن سلول علانیہ کافر تھا لیکن اب بظاہر وہ اسلام کے دائرہ میں آ گیا، گو تمام عمر منافق رہا اور اِسی حالت میں جان دی۔ اِس فتح نمایاں نے کفار میں حسد کی آگ بڑھا دی اور وہ اُس کو ضبط نہ کر سکے۔ قریش کو پہلے صرف حضرمی کا رونا تھا، بدر کے بعد ہر گھر ماتم کدہ تھا اور مقتولینِ بدر کے انتقام کے لیے مکہ کا بچہ بچہ مضطر تھا۔ چنانچہ سویق کا واقعہ اور اُحد کا معرکہ اِسی جوش کا مظہر تھا۔

قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کا اثر کفار اور مسلمانوں ہر دو کے لئے نہایت گہرا اور دیر پا ہوا اور اِسی لیے تاریخ اسلام میں اِس جنگ کو خاص اہمیت حاصل ہے حتّٰی کہ قرآن شریف میں اِس جنگ کا نام یوم الفرقان رکھا گیا یعنی وہ دن جبکہ اسلام و کفر میں ایک کھلا کھلا فیصلہ ہو گیا۔

بے شک جنگ بدر کے بعد بھی قریش اور مسلمانوں کی باہم اور خوب سخت لڑائیاں ہوئیں اور مسلمانوں پر نازک نازک موقعے بھی آئے لیکن جنگ بدر میں کفار مکہ کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی جسے بعد کا کوئی جرّاحی عمل مستقل طور پر درست نہیں کر سکا۔ تعداد مقتولین کے لحاظ سے بے شک یہ کوئی بڑی شکست نہیں تھی، قریش جیسی قوم میں ستّر بہتر سپاہیوں کا مارا جانا ہر گز قومی تباہی نہیں کہلا سکتا۔ پھر وہ کیا بات تھی کہ جنگ بدر یوم الفرقان کہلائی؟ اِس سوال کے جواب میں بہترین الفاظ وہ ہیں جو قرآن شریف نے بیان فرمائے اور وہ یہ ہیں یَقْطَعَ دَابِرَ الْکٰفِرِیْنَ، واقعی اِس دن کفار کی جڑ کٹ گئی، یعنی جنگ بدر کی ضرب کفار کی جڑ پر لگی اور وہ دو ٹکڑے ہو گئی۔

بدر میں فی الواقع قریش کی جڑ کٹ گئی، عتبہ اور شیبہ اور اُمیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث وغیرہ قریش کی قومی زندگی کے روح رواں تھے اور یہ روح بدر کی وادی میں قریش سے ہمیشہ کے لئے پرواز کر گئی اور وہ ایک قالب بے جاں کی طرح رہ گئے، یہ وہ تباہی تھی جس کی وجہ سے جنگ بدر یوم فرقان کے نام سے موسوم ہوئی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اِس بارہ میں لکھا ہے کہ اِس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسلمانوں پر اس کے بعد بھی مظالم ہوتے رہے اور اُنہیں کفار سے لڑائیاں لڑنی پڑیں مگر اِس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ جنگ بدر نے کفار کی طاقت کو

بالکل توڑ دیا تھا اور مسلمانوں کی شوکت اُن پر ظاہر ہوگئی تھی۔ جنگ بدر جسے قرآن کریم نے فرقان قرار دیا اِس کے متعلق بائبل میں بھی پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ اسی طرح قرآن کریم نے ایک گیارہویں رات کی خبر دے کر یہ پیشگوئی کی تھی کہ ہجرت کے پورے ایک سال کے بعد کفار کی ساری طاقت ٹوٹ جائے گی اور مسلمانوں کے لیے فتح و کامرانی کی صبح ظاہر ہو جائے گی۔ چنانچہ عین ایک سال کے بعد جنگ بدر ہوئی جس میں کفار کے بڑے بڑے لیڈر مارے گئے اور مسلمانوں کو اُن پر نمایاں غلبہ حاصل ہوا۔

فضیلت بدری اصحابؓ کی بابت لکھا ہے کہ حضرت جبرئیل نبی کریمؐ کے پاس آئے اور کہا: آپؐ مسلمانوں میں اہل بدر کو کیا مقام دیتے ہیں؟ فرمایا: بہترین مسلمان یا ایسا ہی کوئی کلمہ فرمایا۔ جبرئیلؑ نے کہا! اور اِسی طرح وہ ملائکہ بھی افضل ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: شاید کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر نظر فرمائی ہے اور کہا کہ جو چاہے عمل کرو مَیں نے تمہیں بخش دیا، سوائے کفر کی حالت کے۔ عام غلطیاں اور گناہ تو اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے تصریح فرمائی کہ یعنی دوسرے لفظوں میں یہاں یہ ضمانت بھی اللہ تعالیٰ نے دے دی کہ اِن پر کبھی کفر کی حالت نہیں آئے گی اور ان کا انجام بخیر ہوگا، ایک یہ مطلب بھی اِس کا ہے کہ اگر بعض غلطیاں اور گناہ ہوں گے تو بشری تقاضوں کے تحت ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اُنہیں معاف فرما دے گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بھی جب صحابہؓ کے وظیفے مقرر ہوئے تو بدری صحابیوں کا وظیفہ ممتاز طور پر خاص مقرر کیا گیا، خود بدری صحابہؓ بھی جنگ بدر کی شرکت پر خاص فخر کرتے تھے۔

بدری صحابہؓ کی اہمیت و فضیلت کا اندازہ اس سے بھی ہو سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اِس اُمت میں آنے والے مہدی کی ایک نشانی یہ قرار دی کہ اِس کے پاس بھی ایک کتاب ہوگی جس میں اِس کے پاس اصحابِ بدر کی تعداد کے مطابق 313/اصحاب کے نام ہوں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ چونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدئ معہود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اُس کے 313/اصحاب کا نام درج ہوگا، اِس لیے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ وہ پیشگوئی آج پوری ہوگئی، یہ تو ظاہر ہے کہ پہلے اِس سے اُمت مرحومہ میں کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا کہ جو مہدویت کا مدعی ہوتا اور اُس کے وقت میں چھاپہ خانہ بھی ہوتا اور اِس کے پاس ایک کتاب بھی ہوتی جس میں 313/نام لکھے ہوئے ہوتے اور ظاہر ہے کہ اگر یہ کام انسان کے اختیار میں ہوتا تو اِس سے پہلے کئی جھوٹے اپنے تئیں اِس کا مصداق بنا سکتے۔

شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی اپنی کتاب جواہر الاسرار میں مسیح موعود کے بارے میں لکھتے ہیں:

مہدی اِس گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کدعہ (دراصل قادیان کے نام کو معرّب کیا ہوا ہے) ہے اور پھر فرمایا کہ خدا اِس مہدی کی تصدیق کرے گا اور دُور دُور سے اُس کے دوست جمع کرے گا جن کا شمار اہل بدر کے شمار سے برابر ہوگا یعنی تین سو تیرہ ہوں گے۔

اور اُن کے نام بقید مسکن و خصلت چھپی ہوئی کتاب میں درج ہوں گے۔ اب ظاہر ہے کہ پہلے اس سے کسی شخص کو اتفاق نہیں ہوا کہ وہ مہدئ موعود ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کے پاس چھپی ہوئی کتاب ہو جس میں اُس کے دوستوں کے نام ہوں لیکن مَیں پہلے اِس سے بھی آئینہ کمالات اسلام میں تین سو تیرہ نام درج کر چکا ہوں اور اب دوبارہ اتمام حجّت کے لیے تین سو تیرہ نام ذیل (رسالہ انجام آتھم) میں درج کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی ایک تصنیف ”خطبہ الہامیہ“ میں بدر اور چودھویں صدی کی ایک لطیف مشابہت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

(ترجمہ) اور وہ چارسَو کا شمار خاتم النبیین ﷺ کی ہجرت سے بعد ہے تا دین کے غلبہ کا وعدہ جو کتاب مبین میں پہلے ہو چکا تھا پورا ہو جائے یعنی خدا کا یہ قول آیت وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ج، پس بیناؤں کی طرح اِس آیت میں نگاہ کرو کیونکہ یہ آیت یقیناً دو بدر پر دلالت کرتی ہے اوّل وہ بدر جو پہلوں کی نصرت کے لیے گزرا اور دوسرا وہ بدر جو پچھلوں کے لیے ایک نشان ہے۔ پس کوئی شک نہیں کہ یہ آیت ایک لطیف اشارہ اِس آئندہ زمانہ کی طرف کرتی ہے جو شمار کی رُو سے شب بدر کی مانند ہو اور وہ چارسَو برس ہزار برس کے بعد ہے اور یہی استعارہ کے طور پر خدا تعالیٰ کے نزدیک شب بدر ہے۔

اب اِس چودھویں صدی میں وہی حالت ہو رہی ہے جو بدر کے موقع پر ہو گئی تھی جس کے لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ج، اِس آیت میں بھی دراصل ایک پیشگوئی مذکور تھی یعنی جب چودھویں صدی میں اسلام ضعیف اور ناتواں ہو جائے گا تو اُس وقت اللہ تعالیٰ اِس وعدۂ حفاظت کے موافق اِس کی نصرت کرے گا۔

چودھویں صدی وہی صدی ہے جس کے لیے عورتیں تک کہتی تھیں کہ چودھویں صدی خیروبرکت کی آئے گی، خدا کی باتیں پوری ہوئیں اور چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ کے منشا کے موافق اسم احمد کا بروز ہوا اور وہ مَیں ہوں جس کی طرف اِس واقعہ بدر میں پیشگوئی تھی، جس کے لیے رسول اللہؐ نے سلام کہا۔ مگر افسوس کہ جب وہ دن آیا اور چودھویں کا چاند نکلا تو دکاندار، خودغرض کہا گیا۔ افسوس! اُن پر جنہوں نے دیکھا اور نہ دیکھا، وقت پایا اور نہ پہچانا، وہ مرگئے جو منبروں پر چڑھ چڑھ کر رویا کرتے تھے کہ چودھویں صدی میں یہ ہوگا اور وہ رہ گئے جو کہ اب منبروں پر چڑھ کر کہتے ہیں کہ جو آیا ہے وہ کاذب ہے، اِن کو کیا ہوگیا، یہ کیوں نہیں دیکھتے اور کیوں نہیں سوچتے۔

سنو! مَیں بھی یقیناً اِسی طرح کہتا ہوں کہ آج وہی بدر کا معاملہ ہے، اللہ تعالیٰ اُسی طرح ایک جماعت طیار کر رہا ہے، وہی بدر اور اذلّۃ کا لفظ موجود ہے۔ چودہ کے عدد کو بڑی مناسبت ہے، چودھویں کا چاند مکمل ہوتا ہے، اِسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ میں اشارہ کیا یعنی ایک بدر تو وہ تھا جب رسول اللہ ﷺ نے مخالفوں پر فتح پائی اُس وقت بھی آپؐ کی جماعت قلیل تھی اور ایک بدر یہ (آپؐ کا زمانہ) ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ نے 17؍فروری 1904ء کی ڈائری میں مندرجہ الہام حضرت اقدس مسیح موعودؑ جنگ بدر کا قصہ مت بھولو کی بابت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم میں خاص طور پر بدر کی اہمیت کا ادراک پیدا فرمائے اور ہم آنحضرت ﷺ کے غلام صادقؑ کی آمد کو سمجھنے والے ہوں، اللہ تعالیٰ کرے کہ مسلمان اُمت بھی اِس واقعہ بدر کی حقیقت کو سمجھے اور آنحضرت ﷺ کی غلامی میں آئے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچانے تاکہ دوبارہ مسلمان اپنی کھوئی ہوئی عظمت حاصل کرنے کے قابل بن سکیں۔

جلسہ سالانہ یوکے کے متعلق ہدایات

خطبہ ثانیہ سے قبل حضور انور ایدہ اللہ نے بیان فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ اگلے جمعۃ المبارک سے جماعت احمدیہ یوکے کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اِمسال تین، چار سال کے بعد باہر سے بھی جلسہ میں شمولیت کے لیے مہمان آئیں گے بلکہ مہمانوں کی آمد شروع ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اِن سب سفر کرنے والوں کے سفر میں آسانیاں پیدا فرمائے اور بحفاظت یہاں سب پہنچیں اور مقصد جلسہ سے حقیقی فیض اُٹھانے والے ہوں، اِسی طرح یوکے میں رہنے والے احباب بھی حقیقی روح اور جذبہ سے جلسہ میں شامل ہوں اور صرف اور صرف یہ بات مدنظر ہو کہ ہم نے جلسہ کے دنوں میں روحانی مائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

مزید برآں حضور انور ایدہ اللہ نے ہر شامل جلسہ کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان سمجھ کر خدمت کرنے کے تناظر میں جلسہ پر ڈیوٹیوں پر متعین کیے گئے کارکنان، مختلف شعبہ جات اور شاملین پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں اور مہمان نوازی کی بابت متفرق تفصیلی نصائح کرتے ہوئے آخر پر تلقین فرمائی کہ ہر ایک کو آنحضرت ﷺ کی اِس ہدایت پر عمل کرتے رہنا چاہیے کہ ہمیشہ مسکراتے رہو، اللہ تعالیٰ کرے کہ تمام کارکنان احسن رنگ میں اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دینے والے ہوں اور جلسہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو، خاص طور پر ہر احمدی کو اِس جلسہ کی کامیابی کے لیے دعائیں کرتے رہنا چاہیے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس کی توفیق بھی دے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 28؍ جولائی 2023ء

جلسہ سالانہ کے کارکنان اور مہمانوں کو زرّیں نصائح

اس جلسے میں شامل ہونے کا ہمارا ایک مقصد ہے اور وہ مقصد یہ ہے کہ ہم اپنی علمی، روحانی اور اخلاقی حالتوں میں بہتری پیدا کریں۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت پیدا کریں۔

جلسہ کے دنوں میں محرم کی مناسبت سے ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے کی خصوصی تلقین

سیّدنا امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28؍ جولائی 2023ء کو حدیقۃ المہدی آلٹن، ہمپشئر، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ یوکے کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ خلافت کی موجودگی میں یہاں جلسہ سالانہ منعقد ہوتے ہوئے اب تو تقریباً چار دہائیاں گزر گئی ہیں۔ شروع میں وسیع انتظامات کی وجہ سے یہاں کی جماعت کو بہت کچھ سکھانے کی ضرورت تھی، جس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذاتی دلچسپی سے بھی راہنمائی فرمائی اور ربوہ سے بھی لوگوں کو یہاں بُلا کر کام سکھایا جن میں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب افسر جلسہ سالانہ بھی تھے، انہوں نے بڑی مدد کی۔ 1985ء میں یہاں جب خلافت کی موجودگی میں پہلا جلسہ ہوا، گو کہ اس سے پہلے 1984ء میں بھی جلسہ ہوا تھا لیکن وہ بہت ہی مختصر تھا، 1985ء میں شاید پانچ ہزار لوگ شامل ہوئے تھے۔ اس کی بھی انتظامیہ کو فکر تھی کہ کس طرح اس سب انتظام کو سنبھالیں گے۔ اب تو ذیلی تنظیموں کے اجتماعات میں اس سے کئی گنا زیادہ حاضری ہوتی ہے اور ذیلی تنظیمیں بڑے احسن طریق پر سب انتظام خود سنبھال لیتی ہیں۔ اس اعتبار سے اب یوکے کی جماعت بڑی تجربہ کار ہو چکی ہے تاہم اب کیونکہ تین چار سال بعد پورے بڑے پیمانے پر جلسہ دوبارہ منعقد ہو رہا ہے تو اس لئے انتظامیہ کچھ فکر مند ہے کہ چالیس ہزار سے زائد متوقع حاضری کو ہم احسن رنگ میں سنبھال بھی سکیں گے یا نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے مَیں امید رکھتا ہوں کہ یہاں کے کارکنان بڑے عمدہ طریق سے سب انتظام سنبھال لیں گے۔ اب تو یہاں پیدا ہونے والے، اور پلنے بڑھنے والے بھی شعور کی ایسی عمر کو پہنچ چکے ہیں کہ وہ خود ذمہ داری کے ساتھ سب کام سنبھال سکتے ہیں۔

گزشتہ اتوار کو مَیں نے اُس وقت تک کے کام کا جائزہ بھی لیا تھا، اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر شعبے میں مَیں نے کارکنان کو بڑا مستعد اور کام کو جاننے والا پایا۔ جو فکریں اُس وقت تھیں، خدا تعالیٰ نے ان فکروں کو دُور بھی فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان فکروں کو ہمیشہ دُور فرمائے گا بشرطیکہ ہم اُس کے فضلوں کو جذب کرنے والے ہوں۔ ہمارے کام ہماری کسی ہوشیاری یا تجربے سے انجام نہیں پاتے بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے انجام پاتے ہیں۔

گزشتہ خطبے میں بھی مَیں نے کارکنان کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ محنت، اعلیٰ اخلاق اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے ہر کارکن اور ہر نگران کو اپنا کام کرنا چاہئے۔ دوبارہ مَیں کارکنان کو کہتا ہوں کہ آپ سب نے جس جذبے سے خود کو ان ڈیوٹیوں کے لیے پیش کیا ہے، اس جذبے کو قائم رکھتے ہوئے، جتنے دن بھی ڈیوٹیاں ہیں اس خدمت کو انجام دیں۔ اسی طرح اس بات کو بھی پیشِ نظر رکھیں کہ ڈیوٹیوں کے ساتھ ساتھ ہم نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا بھی حق ادا کرنا ہے۔ اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنی ہے، اپنی ذات کو، اپنے نفس کو، پاک بنانے کی کوشش کرنی ہے۔

اسی طرح آج مَیں چند باتیں جلسے پر آئے ہوئے مہمانوں سے بھی کہنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلی اور اہم بات یہ ہے کہ تمام شاملینِ جلسہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ جلسہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے۔ اس جلسے میں شامل ہونے کا ہمارا ایک مقصد ہے اور وہ مقصد یہ ہے کہ ہم اپنی علمی، روحانی اور اخلاقی حالتوں میں بہتری پیدا کریں۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت پیدا کریں۔ جب ان باتوں کی طرف توجہ ہو گی تو جلسے کے انتظامات میں بعض معمولی کمیوں کی طرف ہماری توجہ نہیں جائے گی۔

ہر شاملِ جلسہ اس بات کو یقینی بنائے کہ جلسے کے اوقات میں اِدھر اُدھر پھرنے کی بجائے جلسہ کی کارروائی میں شامل ہوں اور پوری توجہ سے جلسہ کی کارروائی کو سنیں۔ کارروائی میں وقفہ کے دوران بھی جو وقت ملے اسے بہتر طور پر استعمال کریں، بازار میں شاپنگ کے لیے نہ پھریں، بلکہ جو کتابوں کے سٹال ہیں ان میں جائیں۔ مرکزی شعبہ جات وغیرہ کی جو نمائشیں ہیں، انہیں دیکھیں اور اپنا دینی اور تاریخی علم بڑھائیں۔ اتنے بڑے اور عارضی انتظام میں کمیاں بہرحال رہ جاتی ہیں، اس لئے اُن سے صرفِ نظر کرنا چاہئے مثلاً کھانے کا ہی انتظام ہے۔ اگر اس میں کوئی کمی ہو جائے تو انتظامیہ کی معذرت قبول کر لینی چاہئے۔ اگر وقت پر کھانے کے لئے نہیں پہنچ سکے تو نخرے نہیں ہونے چاہئیں، جو میسر آئے اسے کھا لینا چاہئے۔ روٹی اگر کچھ کچی رہ جائے یا جلی ہوئی ہو تو اسے انتہائی صورت میں تو چھوڑا جا سکتا ہے وگرنہ اسے کھا لینا چاہئے۔ ٹریفک کے انتظامات میں بعض شکایات آ جاتی ہیں، اس میں بھی انتظامیہ سے تعاون کرنا چاہئے۔ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا، خوش اخلاقی دکھانا، ایک دوسرے سے مسکرا کر ملنا، دوسرے کے لئے قربانی کا جذبہ دکھانا صرف کارکنان کا کام نہیں، بلکہ مہمانوں کو بھی خاص طور پر اس کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ اگر اخلاق اچھے نہیں تو کچھ نہیں۔

مَیں نے پچھلی دفعہ ایک حدیث کا حوالہ دیا تھا کہ مسکرانا بھی ایمان کا حصّہ ہے، صدقہ ہے۔ جلسے کے حوالے سے مہمانوں کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو عمومی تلقین فرمائی ہے وہ پیش کرتا ہوں۔

آپؑ فرماتے ہیں کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو، جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے، اور ساری مشیختیں دُور نہ ہوں۔ خادم القوم ہونا مخدوم ہونے کی نشانی ہے۔ غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک

کر بات کرنا مقبولِ الٰہی ہونے کی علامت ہے۔ بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں،اور غصّے کو کھالینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجے کی جواں مردی ہے۔

اگر ان تین دنوں میں ہم ان باتوں پرعمل کریں گے تو کچھ نہ کچھ عادت ہمیں پڑجائے گی اور بقیہ دنوں میں بھی اپنی زندگی میں ہم ان باتوں پرعمل کرسکیں گے۔ خود اپنے آپ پر اپنے بھائی کو ترجیح دینا کوئی عام بات نہیں، یہ بہت مجاہدے کا کام ہے۔ اس لیے آپؑ نے فرمایا کہ اس کا تعلق ایمان سے ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پاک معاشرے کے قیام کے لیے بڑی خوب صورت نصائح فرمائی ہیں۔فرمایا کہ اگر کوئی مجھ سے سختی سے بولے اور مَیں بھی اسے اُسی طرح جواب دوں تو میری حالت پر افسوس ہے۔ چاہئے تو یہ کہ مَیں اس کے لئے دعا کروں۔ پس یہ ہیں وہ تعلیمات اور وہ پاکیزہ معاشرہ جو اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔

آپؑ نے کیسی کیسی خوبصورت نصائح بیان فرمائیں۔فرمایا کہ یہ وہ معاشرہ ہے کہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مریدوں میں دیکھنا چاہتے تھے۔ یہ باتیں دوسروں کی نہیں بلکہ اپنی اصلاح کے لئے ہیں کہ دوسرے کی بیماری کا علاج اس وقت ہوسکتا ہے جب خود اس بیماری سے پاک ہوں۔ ہرقسم کا تکبر نکالنا ہوگا۔ اس پر میزبانوں اور مہمانوں کو غور کرنا چاہئے۔ اگر ایک دوسرے کی غلطیوں کو نظرانداز کرنے اور سلامتی کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کریں گے تو اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں گے جس کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔

بعض اوقات ہاتھا پائی تک نوبت آجاتی ہے۔ تو اگر کنٹرول نہیں کرسکتے تو جلسے پہ نہ آئیں۔ ٹریفک کے حوالہ سے شکایتیں آتی ہیں۔ پارکنگ کے حوالہ سے تعاون کریں۔ دوسری جگہ بھیجیں تو چلے جائیں۔بعض لوگ ایسی غصیلی طبیعت کے ہوتے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ وہاں جانے سے ہمارا جلسہ ضائع ہوگا۔ انتظامیہ سے تعاون کریں۔ ورنہ وقت سے پہلے آئیں۔ ڈیوٹی والے بھی پیار سے ان کو سمجھائیں۔ اللہ کرے ایک مثال بھی سامنے نہ آئے۔

اللہ تعالیٰ مہمانوں کو توفیق دے کہ وہ کسی بھی شعبہ کے کارکن کو کسی بھی ابتلا میں نہ ڈالیں اور کارکنان کے حوصلہ کو بھی بڑھائے۔ اللہ تعالیٰ کرے یہ تین دن ہمارے صرف ترانے اور نظمیں پڑھنے اور پیار و محبت کے گن گانے کے دن نہ ہوں بلکہ تین دنوں سے ایسی جاگ لگے جو معاشرہ میں پیار و محبت کی ایسی فضا قائم کرنے والی ہو جو حقیقی معاشرہ کا طرہ امتیاز ہو۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار مختلف مواقع پر نیکی اور پاکیزہ سوچ رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اس کو ہر مہمان کو سامنے رکھنا چاہئے۔

بعض مہمانوں کے رہائش کے مطالبات پورے کرنا ممکن نہیں ہوتا۔عموماً لوگ سمجھ جاتے ہیں۔ دو دن قبل ایک خاندان ملا جنہوں نے وقت سے کافی پہلے انتظامیہ کو اطلاع دی تھی لیکن کسی غلط فہمی کی وجہ سے انتظام نہ ہوسکا۔ چنانچہ وہ اپنے ایک عزیز کی طرف تنگی میں رہ رہے ہیں اور انہوں نے یہ بات میرے پوچھنے پر بتائی ورنہ وہ اسی میں خوش تھے۔بعض لوگ میرے خیال میں جماعتی انتظام میں نہیں رہ سکتے لیکن اس کے برعکس وہ رہ رہے ہوتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ دن گزار لیں اور خوشی سے برداشت کریں تو اللہ تعالیٰ کسی اور ذریعہ سے نواز دیتا ہے۔

فرمایا کہ معاشرے میں امن اور سلامتی کی فضا پیدا کرنے اور پھیلانے کے لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ضرورت مندوں کو کھانا کھلاؤ اور ہر اس شخص کو جس کو جانتے ہو یا نہیں جانتے سلامتی پہنچاؤ۔ یہ وہ خوبصورت اصول ہے جس کو اگر اپنا لیا جائے تو ایک امن اور سلامتی پہنچانے والا معاشرہ قائم ہوتا ہے۔ دنیا میں بہت سے فساد اس لئے ہیں کہ غریب غریب تر ہو رہا ہے۔ کروڑوں لوگ ایسے ہیں کہ اگر روٹی ہے تو رہائش نہیں۔ امیر ممالک میں بھی یہی حال ہے۔ ہزاروں لوگ اور بچے سڑکوں پر پڑے ہیں۔ اسلام کا حکم ہے بھوکے کو کھانا کھلائیں۔ کاش مسلمان ممالک اس حقیقت کو سمجھیں اور اس بے چینی کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

پھر سلام کی تلقین فرمائی۔ سلام صرف منہ سے کہہ دینا نہیں۔ انسان جب دل سے سلام کہتا ہے تو پھر سلامتی پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ نیک جذبات بھی رکھتا ہے۔ اس کی تکلیفوں کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ان دنوں میں ہر احمدی کو سلامتی کا پیغام پہنچانے، سلام کو رواج دینے اور ایک دوسرے کے لیے نیک جذبات رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

لوگ ان سے پُرتپاک طریق پر مل لیتے ہیں جن سے فائدہ پہنچ رہا ہو۔ یا ان سے بھی جن سے کوئی تعلق ہو۔ حقیقی امن اور سلامتی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب دلوں کی رنجشیں دور ہوں۔ اور دل سے ایک دوسرے کے لیے سلامتی کی دعا نکلے۔ عمومی رنگ میں سلامتی کا پیغام پہنچاتے رہنا چاہئے۔ جلسے کا ماحول سلامتی کا ماحول بن جائے، حقوق العباد کی ادائیگی ہماری زندگی کا حصہ بن جائے۔

حضور انور نے عمومی ہدایات ارشاد فرمائیں کہ جلسہ کی کارروائی خاموشی اور توجہ سے سنیں۔ جلسہ میں آکر بیٹھیں۔

(بقیہ صفحہ 38)

خصوصی پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

برموقع 45واں جلسہ سالانہ کینیڈا منعقدہ 14-16/جولائی 2023ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

اسلام آباد، یوکے : مورخہ 12جولائی 2023ء

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ کینیڈا کو 14-16جولائی 2023ء اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کے انتظامات میں بے انتہاء برکت ڈالے اور اس کو ہر لحاظ سے کامیاب و کامران کرے اور تمام شاملین کو اس سے دینی، روحانی اور علمی فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔ اللہ احباب جماعت کو نیکی اور تقویٰ میں ترقی عطا فرمائے۔ آپس میں پیار و محبت اور یکجہتی سے رہنے کی توفیق بخشے۔ یہی جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت ہے اور یہی جلسوں کے انعقاد کا مقصد ہے۔ ہر شامل ہونے والے کو جلسہ کے اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیئے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے والے ہوں اور ہمیشہ دین کو مقدم رکھنے والے ہوں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :

> ”اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راست بازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔“ (شہادت القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6 ،صفحہ 394)

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانہ کے امام کو پہچاننے اور اس جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بخشی ہے اور آپ کے بعد ہمیں خلافت کی نعمت سے نوازا ہے اور عہدِ بیعت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اب آپ کا فرض ہے کہ اپنے اس عہدِ بیعت کو کامل اطاعت اور پوری وفاداری کے ساتھ نبھانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

والسلام

خاکسار

دستخط

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

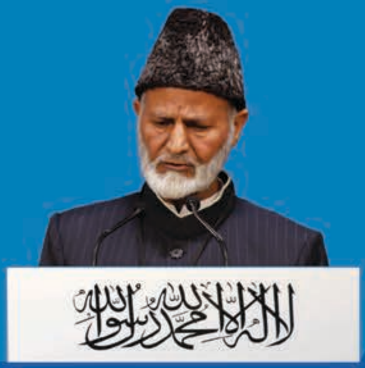

افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ کینیڈا 2023ء

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کے پینتالیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر بروز جمعۃ المبارک مورخہ 15/ جولائی 2023ء کے پہلے اجلاس کی صدارت مکرم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے کی۔ انٹرنیشنل سینٹر مسس ساگامیں مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے شاملین جلسہ کو جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد اور دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ کا ایمان افروز خطاب افادۂ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ۝

اللہ تعالیٰ کا صد بار شکر ہے کہ ہم آج تین سال کے وقفہ کے بعد جلسہ سالانہ کو اس بڑے پیمانے پر منعقد کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔ خاکسار آپ سب کو خوش آمدید کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا آنا مبارک کرے اور ہم سب کو جلسہ کی برکات سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

جلسہ سالانہ کی ابتداء 1891ء میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی تھی۔ جو مقاصد جلسہ سالانہ کے انعقاد کے حضورؑ نے بیان فرمائے ہیں۔

- ان میں سے سب سے بنیادی اور ضروری مقصد تعلق باللہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارا تعلق گہرا ہو جائے اور ہم دوسروں کے لئے نمونہ بن جائیں۔
- دوسرا بنیادی مقصد اس جلسہ کا علم کے حصول میں مدد فراہم کرنا ہے۔
- اسی طرح آپسی تعلق اور بھائی چارہ کو فروغ دینا بھی وہ مقصد ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔
- اسی طرح دوران سال فوت ہونے والے ممبران کے لئے دعائے مغفرت کرنا بھی اس جلسہ کا ایک مقصد ہے۔

اس کا اہتمام کل بروز ہفتہ کو نماز ظہر وعصر کے وقت کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ! عملی طور پر اس جلسہ سے فیضیاب ہونے کے لئے ہمیں چاہئے کہ:

- تینوں روز نماز باجماعت میں شرکت کی بھرپور کوشش کریں۔
- ان ایام میں خاص طور پر ذکر الٰہی کریں۔ اپنا محاسبہ کریں۔ دعائیں کرتے رہیں۔
- فارغ وقت میں درود شریف کا ورد کرتے رہیں۔
- دوسروں کو سلام کرنے میں پہل کریں۔
- جلسہ میں جو باتیں سیکھنے کا موقع ملا اسے اپنی زندگی کا مستقل حصہ بنائیں اور جو علم و عرفان حاصل ہوا ہے اسے اپنے فیملی ممبران اور عزیز واقارب کے ساتھ بھی شیئر کریں۔

ہم میں سے ہر کوئی نہایت خوش قسمت ہے جو آج ہمیں اس جلسہ میں شرکت کی توفیق مل رہی ہے کیونکہ ہم ان دعاؤں کے مصداق بن رہے ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے شاملینِ جلسہ کے لئے فرمائی ہیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں:

”ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم وغم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھی کو ہے۔ آمین ثم آمین“

(اشتہار 7/ دسمبر 1882ء۔ مجموعہ اشتہارات، جلد اول، ایڈیشن 2019ء، صفحہ 361-362)

وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

ناموسِ رسالت کے حقیقی تقاضے

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کے پینتالیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر بروز اتوار مورخہ 16/ جولائی 2023ء کے چوتھے اور آخری اجلاس کی صدارت مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ انٹرنیشنل سینٹر مسس ساگا میں اس اجلاس کی چوتھی تقریر مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ آپ نے ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے سترہ (17) حقیقی تقاضوں پر قرآن کریم، اسوۂ حسنہ، سیرت صحابہ رضوان اللہ اجمعین، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں خطاب فرمایا۔ یہ مبسوط، جامع، علمی اور تحقیقی خطاب افادۂ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

(سورۃ الاحزاب 57:33)

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

"ناموسِ رسالت کے حقیقی تقاضے"

(ناموس کے معنے ہیں۔ عصمت، عزّت۔ یعنی رسالتِ محمدیہ کی عزّت و عصمت کی حفاظت کے کیا تقاضے ہیں۔ اس کی حفاظت کے لئے کیا اقدام کئے جاسکتے ہیں یا کئے جانے چاہئیں۔)

سامعین کرام! وہ وجود کیسا عالی مرتبت، عظیم الشان، بے نظیر، اعلیٰ وارفع ہے جس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود و سلام بھیجتے ہیں جس پر وہ مومنوں کو بھی درود و سلام بھیجنے کی تلقین کرتا ہے کہ وہ بھی اس پر درود و سلام بھیجیں۔ ہر جگہ پر موجود اللہ تعالیٰ کے درود و سلام اور کائنات کی وسعتوں میں پھیلے ہوئے فرشتوں کے درود و سلام کے ساتھ اس کرۂ ارض کے طول و عرض میں مقیم مومنوں کے درود و سلام کے ہوتے ہوئے چند گندے اور بدزبان لوگوں کی توہین معنے ہی کیا رکھتی ہے؟ اس کی حیثیت ہی کیا رہ جاتی ہے؟ اس پاک نبیؐ کے پاک وجود اور پاک ذات اور پاک ذکر کو جس طرح درود و سلام نے ہر جانب سے اور ہر وقت اپنے ہالے میں، اپنے گھیرے میں اور کروڑوں تہوں پر مشتمل غلافوں میں لپیٹا ہوا ہے وہاں کسی کی توہین داخل کیسے ہوسکتی ہے؟ کائنات کی وسعتوں پر پھیلا ہوا درود و سلام کس طرح کسی کا سبّ و شتم اور توہین و تنقیص اُس پار جانے دے سکتا ہے؟

قرآنِ کریم و سنّتِ نبویؐ کے مطابق تقاضے

پہلا حقیقی تقاضا

فصیل درود و سلام

آج سے اڑھائی/ تین ہزار سال پہلے اسرائیلی نبی حضرت حبقوق علیہ السلام کی ایک پیشگوئی ہے جس میں انہوں نے آنحضرت ﷺ کے بارہ میں پیشگوئی کرتے ہوئے یہ ذکر فرمایا تھا کہ:

"خدا تیمان سے آیا اور قدّوس کوہِ فاران سے ... اس کا جلال آسمان پر چھا گیا اور زمین اس کی حمد سے معمور ہوگئی، اس کی جگمگاہٹ نور کی مانند تھی۔ اس کے ہاتھ سے کرنیں نکلتی تھیں اور اس میں اس کی قدرت نہاں تھی۔"

(حبقوق باب 3 آیت 4,3)

(تیمان۔ فدک کے پاس ایک وادی ہے۔ اسے تیماء بھی کہتے ہیں۔ نجد میں بھی اس نام کا ایک مقام ہے۔)

ان حقیقتوں کی موجودگی میں یہ ممکن ہی نہیں کہ رسول اللہ ﷺ تک کسی کی توہین پہنچ سکے۔ اللہ تعالیٰ نے ازل سے ابد تک کے لئے آپؐ کو درود و سلام اور حمد و تعریف کی آہنی فصیلوں میں محفوظ کر دیا ہے۔ توہین اور رسول اللہ ﷺ کی تکریم و تقدّس کے درمیان ہر ہر لمحہ جاری کروڑوں درود و سلام کا ایسا بند باندھ دیا ہے، ایک ایسی فصیل کھڑی کر دی ہے جو ہر توہین و استہزاء کو آپؐ تک آنے سے روک دیتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ جب کفّارِ مکّہ نے رسول اللہ ﷺ کی تحقیر اور تخفیف کے لئے ہر قسم کے حربے استعمال کئے

توکیا ان سے رسول اللہ ﷺ کی توہین ہوئی؟ کیا اس دور کے بعد اب تک ایسا کرنے والوں کی بدزبانیوں کی وجہ سے آپؐ کی توہین ہوئی؟ کیا اب ہو سکتی ہے؟ یا آئندہ ہو سکے گی؟

ان سوالوں کا جواب جو خود سیّد المعصومین، اطہر المطہّرین، اکرم المکرمین ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے دیا تھا، وہ کیسا سچّا اور عظمتوں کی معراج پر مبنی تھا۔ آپؐ نے فرمایا:

”اَلَا تَعْجَبُوْنَ کَیْفَ یَصْرِفُ اللّٰہُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَیْشٍ وَ لَعْنَھُمْ ، یَشْتُمُوْنَ مُذَمَّمًا وَیَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَ اَنَا مُحَمَّدٌ“

(صحیح البخاری۔کتاب المناقب، باب ما جاءَ فی اسماءِ رسول اللہ ﷺ)

کیا یہ تمہارے لئے تعجّب خیز نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح مجھ سے قریش (یعنی کفّار) کی گالیوں اور ان کی لعنت کو دور رکھتا ہے۔ وہ تو مذمّم کو گالی دیتے ہیں اور مذمّم پر لعنت کرتے ہیں مگر میں تو محمد ہوں۔ ﷺ

اپنی جس محبوب اور پاک ذات کو اللہ تعالیٰ نے محمّد بنایا، محمّد قرار دیا اور محمّد ثابت فرمایا، اس کے بارے میں یہ کہنا کہ اس کی توہین ہوتی ہے میرے خیال میں بذاتِ خود ایک جھوٹ ہے، ایک توہین آمیز خیال ہے۔

تو یہ پہلا حقیقی تقاضا ہے ناموسِ رسالت کا کہ اپنے جان سے پیارے اور عزیز اور اللہ کے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجا جائے تاکہ یہ فصیلِ درود و سلام تہ بہ تہ بلند تر، وسیع اور مضبوط تر ہوتی چلی جائے۔

دوسرا حقیقی تقاضا

توہینِ رسالت کی کوئی سزا نہیں ہے

جب رسول اللہ ﷺ کی کسی طور بھی توہین نہیں ہوتی، نہ ہو سکتی ہے تو اس کے لئے سزا کیسی؟ یہی وجہ ہے اور یہی حقیقت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی ایک گستاخ کو بھی اس وجہ سے سزا نہیں دی کہ اُس نے آپؐ کی شان میں گستاخی کی تھی۔

یہ حقیقت ذہن نشین کرنا ضروری ہے۔ یہ ایسی سچّائی ہے کہ کوئی اپنی سوز ندگیاں بھی صرف کر لے وہ ایک بھی ایسا سچّا واقعہ پیش نہیں کر سکتا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی ایک شخص کو بھی اپنی توہین کی سزا دی ہو۔ اگر میرے اس بیان سے تسلّی نہیں ہوتی تو کم از کم امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کی بات تو مانیں۔ آپؓ فرماتی ہیں:

”مَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِنَفْسِہٖ“

آپؐ نے کبھی کسی سے اپنی ذات کے لئے انتقام نہیں لیا۔

(صحیح مسلم۔کتاب الفضائل، باب مباعدتہ ﷺ من الآثام و اختیارہ)

مکّہ میں کفّار کی طرف سے اور مدینہ میں بھی منافقین اور یہود کی طرف سے توہین و ایذاء کا سلسلہ مسلسل جاری رہا۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ صحابہؓ نے اجازت چاہی کہ آپؐ اجازت دیں تو وہ اس گستاخ کی گردن اڑا دیں۔ مگر جب بھی ایسا موقع آیا، رحمتِ مجسّم رحمۃٌ للعٰلمین ﷺ نے اجازت نہیں دی۔

ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپؐ کی توہین کرنے والے کسی گستاخ کو خود سزا دی ہو یا صحابہؓ میں سے کسی کو سزا دینے کا حکم دیا ہو۔ یا اجازت ہی دی ہو۔ ایک بار پھر بتکرار عرض ہے کہ آپؐ کی 63 سالہ زندگی میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ہے۔ ہاں یہ درست ہے کہ بعض لوگ قتل ہوئے اور آپؐ کے ارشاد پر انہیں قتل کیا گیا۔ مگر ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں تھا جسے توہینِ رسالت کی وجہ سے قتل کیا گیا ہو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ قتل تو کجا، کسی ایک کو بھی منع نہیں کیا گیا۔ ہاں بعض کو قتل کیا گیا مگر ان کے جرم کوئی اور تھے۔ ان میں سے بعض غدّار تھے، بعض قومی مجرم تھے اور بعض قصاص یا دیگر سنگین جرائم کی وجہ سے واجب القتل تھے۔

خواہ مخواہ اور جھوٹ کی بنیاد پر بڑے بڑے نعرے بنائے گئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ”مَنْ سَبَّ نَبِیًّا فَاقْتُلُوْہُ“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین سو سال بعد یہ روایت منصّۂ شہود پر آئی ہے۔ یہ روایت وہ ہے جو بادی النظر ہی میں آپؐ کے پاک اسوہ، حسینِ عمل اور دلکش سیرت سے لبِ بام اور سرِ عام ٹکراتی ہے۔ لہٰذا ممکن نہیں ہے کہ یہ روایت کسی طرح بھی آپؐ کا قول ہو۔ آپؐ کی زندگی کا لمحہ لمحہ، آپؐ کا ہر قول اور ہر عمل اس روایت کے خلاف ہے۔

تیسرا حقیقی تقاضا

تاکیدِ صبر و عفو و درگزر

قرآن کریم میں کم و بیش ڈیڑھ درجن ایسی آیات ہیں جن میں خاص طور پر رسول اللہ ﷺ اور عام طور پر مومنوں کو صبر اور بار بار صبر، عفو، درگزر، جاہلوں سے اعراض، لوگوں کو معاف کرنے، کافروں کی بدزبانیوں اور ہرزہ سرائیوں کے باوجود ان سے صرفِ نظر کرنے اور غصّے کو دبانے کی تاکیدیں اور احکام ہیں۔ یہ سب آیات ناموسِ رسولؐ کی حفاظت کے حقیقی تقاضوں کی الٰہی نشاندہی ہیں۔

وہ لوگ جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جو توہین رسالت کرے اسے جان سے مار دو۔ گو وہ اپنے اس عقیدہ کی تائید میں بےحقیقت دلیلیں اور بےبنیاد منطقیں تو پیش کرتے ہیں مگر وہ عملاً ثابت کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپؐ کے صحابہؓ نے اللہ تعالیٰ کے ان تاکیدی احکام کی کوئی پیروی نہیں کی؟

چوتھا حقیقی تقاضا

خوبصورت وقتی علیحدگی

ان ڈیڑھ درجن آیات میں سورۃ ص، سورۃ ق، سورۃ طٰہٰ اور سورۃ المزمّل کی چار ایسی آیات ہیں جن میں رسول

اللہ ﷺ کفار کے توہین واستہزاء سے لبریز اقوال پر خاص طور پر صبر کی تاکید کی گئی ہے۔ یہ چار آیات بنیادی طور پر ناموسِ رسالت کے حقیقی تقاضوں کی مظہر ہیں۔ان میں سے سورۃ المزمّل میں اللہ تعالیٰ بدزبانوں کی دشنام دہی اور بدزبانی پر ایک بنیادی، خاص اور اہم ہدایت دیتے ہوئے فرماتا ہے:

"وَاصْبِرْ عَلٰی مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝"

(سورۃ المزمّل 11:73)

ترجمہ: اور صبر کر اُس پر جو وہ کہتے ہیں اور اُن سے اچھے رنگ میں جدا ہو جا۔یعنی ان کی ہرزہ سرائی اور بیہودہ گوئی پر کوئی غصّہ، لڑائی جھگڑا اور کشت وخون نہیں کرنا۔

اسی تعلیم کی واضح طریق سے تاکید اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بھی بیان فرمائی ہے کہ:

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۚ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْكَافِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۝

(سورۃ النساء 141:4)

ترجمہ: اور یقیناً اس نے تم پر کتاب میں یہ حکم اتارا ہے کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیات کا انکار کیا جارہا ہے یا ان سے تمسخر کیا جارہا ہے تو اُن لوگوں کے پاس نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ اس کے سوا کسی اور بات میں مصروف ہوجائیں ضرور ہے کہ اس صورت میں تم معاً اُن جیسے ہی ہو جاؤ۔ یقیناً اللہ سب منافقوں اور کافروں کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے۔

یہی تعلیم سورۃ الانعام 69: میں بھی تقریباً انہی الفاظ میں بیان ہوئی ہے۔یعنی یہ تاکید بھی دو مرتبہ کی تکرار سے نازل ہوئی ہے۔یہاں یہ یاد رہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آیات میں سے رسول اللہ ﷺ کی ذات سے بڑی یا بڑھ کر آیت اور کوئی نہیں ہے۔

کیا ان تاکیدی قرآنی آیات کے باوجود رسول اللہ ﷺ نے یا صحابہؓ نے نعوذ باللہ اس الٰہی حکم کی تعمیل نہیں کی؟ لازماً کی اور خدا کی قسم ہر مرتبہ کی۔ یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حکم نازل ہوتا اور آپؐ اس کی تعمیل نہ فرماتے!! یہ ہرگز ممکن نہ تھا۔اس کے باوجود انسانی خون کے پیاسوں نے ایسی روایات تراش کر یا صحیح روایات کو غلط معنے دے کر کئی قتل رسول اللہ ﷺ کے نام لگادیئے ہیں۔اور پھر اس کی آڑ میں خود کشت وخون کا بازار گرم کر دیا ہے۔

پانچواں حقیقی تقاضا

قتل وخون کی شدید ممانعت

فتح مکہ کے دوسرے روز رسول اللہ ﷺ نے ایک بار پھر بڑے سبق آموز اور جلالی رنگ میں قتل وغارت کے بد نتائج سامنے رکھتے ہوئے اس سے کلّیۃً ہاتھ اٹھالینے کا ارشاد فرمایا کہ:

"اِرْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ عَنِ الْقَتْلِ، فَقَدْ کَثُرَ الْقَتْلُ اِنْ نَفَعَ۔"

(ابنِ ہشام والسیرۃ الحلبیہ غزوۂ فتح مکّہ)

کہ قتل سے اپنے ہاتھ روکو۔قتل تو بہت ہو چکا لیکن کیا اس نے کبھی کوئی فائدہ بھی دیا؟

یہ حکم صرف مکّے کی فتح کے ایّام تک محدود نہ تھا بلکہ انسان کے لئے یہ ایک حیات افزا دائمی پیغام ہے جو قیامت تک انسانی خون کے ضیاع سے بچانے والا ہے۔آپؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر یعنی اپنی وفات سے 80دن پہلے پھر یہ تاکید فرمائی:

بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ"

(صحیح بخاری۔کتاب المغازی، باب حجۃ الوداع)

کہ میرے بعد بھٹک نہ جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ جاؤ۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے اس ارشاد میں واضح طور پر منع کیا ہے کہ خود اپنے اختیار سے یہ کام نہیں کرنا، کسی کو قتل نہیں کرنا۔قانون ہاتھ میں نہیں لینا۔

ایک طرف یہ اسوۂ رسول ﷺ ہے اور یہ پاک تعلیمات ہیں جو تاقیامت انسانی خون کی حفاظت کی ضمانت مہیّا کرتی ہیں اور دوسری طرف آج کے وہ نام نہاد فقہاء اور علماء ہیں جو اس پاک اسوہ کے منافی اور ان تعلیمات کے مخالف کشت وخون کی ایسی تلقین کرتے ہیں کہ درندے بھی ان سے پناہ مانگتے ہیں۔لیکن ظلم اور انتہائی ظلم یہ ہے کہ جن کی کلیاں انسانی خون سے آلودہ ہیں، اپنی وحشتوں کو رحمتِ مجسّم کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔انہیں ایسا کوئی اختیار نہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے نہ رسول اللہ ﷺ نے۔یہ بہت بڑا ظلم ہے جو وہ کرتے ہیں۔

*****

مسیح ومہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطابق تقاضے

قرآن کریم اور سنّتِ نبویؐ وحدیثِ رسول ﷺ میں مذکور ناموسِ رسولؐ کے چند تقاضوں کے ذکر کے بعد، رسول اللہ ﷺ کی امّت کے پاک مسیح موعود ومہدیٔ معہود علیہ السلام اور اس کے خلفاء نے ناموسِ رسولؐ کے جو حقیقی تقاضے بیان فرمائے ہیں اور نافذ فرمائے ہیں، پیش ہیں۔

چھٹا حقیقی تقاضا

بانیانِ مذاہب پر بدزبانی سے گریز کیا جائے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کے پیش فرمودہ اصولوں کے تحت انبیاء علیہم السلام کے ناموس کی حفاظت کے لئے عموماً اور اپنے محبوب آقا ومطاع

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ناموس کی حفاظت کے لئے خصوصاً ہر طرح کی جدّ وجہد کی۔ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں آپؑ کی اختیار کردہ اس جدّ وجہد کا ایک بنیادی زاویہ یہ ہے کہ آپؑ نے یہ توجہ دلائی کہ ہر مذہب والے اپنی دعوت و تبلیغ میں آزاد ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ دیگر بانیان مذاہب پر زبان درازی کریں اور ان کی برائیاں بیان کریں۔ بلکہ انہیں چاہئے کہ وہ اپنے مذہب کی سچائی کے ثبوت کے لئے صرف اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں۔ کیونکہ دوسرے کے مذہب کو بُرا ثابت کرنے سے اپنے مذہب کی سچائی ثابت نہیں ہوتی۔

ساتواں حقیقی تقاضا

بدزبانیوں کے مدلّل جواب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان بدزبانیوں کے مدلّل اور مُسکِت جواب دیئے جو دشمنانِ اسلام و معاندینِ رسول اللہ ﷺ نے آپؐ پر لگائے تھے۔ آپؑ کی جملہ کتب ان دلائل سے بھرپور ہیں۔ جو ناموسِ رسولؐ کی حفاظت کے زندہ، تابندہ اور قائم و دائم ثبوت ہیں۔

سامعین کرام! 4 دسمبر 1907ء کو آریوں نے لاہور میں ایک جلسہ کیا اور اس میں آنحضرت ﷺ کی توہین پر مبنی انتہائی زہریلا مضمون پڑھا گیا جس سے مسلمانوں کی بیحد دلآزاری ہوئی۔ (یعنی دلآزاری مسلمانوں کی ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی توہین ہو ہی نہیں سکتی۔ ممکن ہی نہیں ہے۔) اس کے ردّ عمل میں اور ان کے لایعنی اعتراضوں کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انتہائی مدلّل کتاب "چشمۂ معرفت" تحریر فرمائی۔ (جو کہ آپؑ نے اپنی وفات سے 11 دن قبل مکمل فرما کر شائع ہوئی۔) اس کے شروع میں آپؑ نے اس سارے واقعے کی تفصیل لکھی اور فرمایا:

"جن گندی باتوں کو ہزارہا لوگوں نے سنا تھا اس کا جواب اس رسالہ میں دیا گیا ہے۔ ... میں نے یہ رسالہ دو غرض سے لکھا ہے۔

(۱) ایک یہ کہ تا اُن اعتراضوں کا جواب پبلک کو معلوم ہو جائے۔

(۲) دوسری یہ کہ تا مسلمانوں کے دلوں میں جو آریہ لوگوں کی سخت گوئی کی وجہ سے ایک جوش ہے، وہ جوش جوابِ تُرکی بتُرکی سن کر کم ہو جائے اور شائد آریہ لوگ آئندہ شرارتوں سے باز آجائیں۔"

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 5)

آپؑ نے یہ بھی سمجھایا کہ:

"یہ نری خام خیالی اور بے ہودگی ہے جو مخالف تو اعتراض کریں اور اس کا جواب تلوار سے ہو۔ خدا تعالیٰ نے کبھی اس کو پسند نہیں کیا۔"

(ملفوظات، جلد 8، صفحہ 22)

آٹھواں حقیقی تقاضا

رسول اللہ ﷺ کے بلند ترین مقام کے ثبوت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ناقابلِ تسخیر دلائل اور براہین قاطعہ کے ساتھ آنحضرت ﷺ کا بلند مقام اور وہم و گمان سے برتر شان ثابت فرمائی اور یہ حقیقت بپایۂ ثبوت پہنچا دی کہ

سب پاک ہیں پیمبرؑ اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰؐ یہی ہے

کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام مرسَل پاک اور برگزیدہ تھے مگر رسول اللہ ﷺ کی شان سب سے سوا تھی۔ آپؐ صفاتِ باری تعالیٰ کے مظہر اتمؐ اور مستجمع جمیع صفاتِ انبیاءؑ تھے۔ آپؐ ہی سب سے اعلیٰ و ارفع، سیّد الانبیاء اور خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر طرح کی دلیل سے یہ ثابت کر کے دکھایا۔

نواں حقیقی تقاضا

نشان نمائی کے لئے دعوت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آقا و مولیٰ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک اور حسین سیرت، آپؐ کے اوصافِ حمیدہ، آپؐ کے بلند ترین مقام اور بے نظیر قوّتِ قدسیہ کو حقیقت افروز جامع پیرایہ میں پیش فرمایا۔ آپؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان اور کمال قوّتِ قدسیہ کے زندہ ثبوت مہیّا فرمائے اور ثابت فرمایا کہ تا قیامت زندہ رسول صرف اور صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس کے ثبوت میں آپؑ نے دنیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر مخالف کو مقابل پر دلائل اور نشان نمائی کے لئے دعوت دی۔ مگر تاریخ شاہد ہے کہ یہ دعوت جس نے قبول کی اور مقابل پر آیا اسے سیرتِ رسولؐ اور اسلام کی سیفِ قلم کے سامنے زیر بھی ہونا پڑا اور ڈھیر بھی۔

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحجّت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس شبانہ روز جدّ وجہد کا مقصد یہ تھا کہ اگر کوئی اس پاک رسول ﷺ کی قوّتِ قدسیہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا تو پھر اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیر و تنقیص کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ یہ آپؑ کی عملی کوششوں کا ایک پہلو تھا جس نے دلائل کے میدان میں ہر مخالف کو عملاً شکست سے دوچار کیا۔

نشان نمائی کی ایک شہادت 1899ء میں 4 دسمبر کو ٹرانٹو کے اخبار "The Evening Star Toronto" نے شائع کی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:

"وائسرائے انڈیا لارڈ کرزن آف کیڈلسٹن کے سامنے مرزا احمدؑ آف قادیان نے جو کہ ایک معروف محمدی ہیں، ایک انوکھی تجویز پیش کی ہے۔ آپؑ چاہتے ہیں کہ برٹش گورنمنٹ تمام مذاہب کے لئے ایک جلسۂ عام منعقد کرے۔ جس میں تمام مذاہب کو اپنے مذہب کی اخلاقی تعلیم کی

برتری ثابت کرنے کے لئے دو طور پر پرکھا جائے۔ ایک سال کے اندر اندر کوئی معجزہ/نشان دکھائیں۔ اگر وہ یہ ثابت کرنے میں ناکام رہے کہ محمد (ﷺ) تمام دیگر (انبیاءؑ) سے عظیم تھے تو وہ اپنے آپ کو سولی پر چڑھانے کے لئے تیّار ہیں۔"

دسواں حقیقی تقاضا

حکومت امنِ عامہ کی حفاظت کے لئے قانون بنائے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے ملک میں قانون کے محافظوں کو بیدار کیا کہ وہ بانیان و پیشوایانِ مذاہب کے ناموس کی حفاظت کے لئے موثر اقدام کریں۔ وہ ایسے قانون بنائیں کہ جس کے تحت ایسے لوگوں کو قابلِ تعزیز ٹھہرایا جاسکے جو دوسرے مذہب کے بانی یا پیشوا کی توہین کر کے ایک طرف ان کے پیروکاروں کے دل مجروح کرتے ہیں تو دوسری طرف ملک میں امنِ عامہ کو خطرے میں ڈالتے ہیں۔ ملک میں فساد پیدا کرنے کے لئے یہ ایک بنیادی وجہ ہے۔ جسے دور کرنا حکومتِ وقت کا کام ہے۔

یہاں یہ واضح رہے کہ یہ توہینِ رسالت کی سزا کے طور پر نہیں کہا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین تو ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ صرف عشّاقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں کو مجروح ہونے سے بچانے اور امنِ عامہ کو برقرار رکھنے کے لئے اپیل کی گئی تھی کیونکہ یہ حکومت کا کام ہے کہ وہ ہر ایک شہری کی جان مال عزّت اور آبرو کے تحفّظ کے سامان کرے۔

گیارھواں حقیقی تقاضا

صلح کی سچّی تجویز

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آقا ومطاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے غلبے کے لئے جہاں ہر نوع کا حربہ اختیار فرمایا وہاں آپؑ نے ایک انوکھی، قابلِ عمل اور انتہائی سچی پیشکش یہ بھی کی کہ:

"اگر اس قسم کی صلح تام کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان تیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی ﷺ کو خدا کا سچا نبی مان لیں اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے پر تیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدّق ہوں گے اور وید اور اُس کے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لیں گے اور اگر ایسا نہ کریں گے تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی ہندو صاحبوں کی خدمت میں ادا کریں گے۔"

پھر مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا:

"پیارو !! صلح جیسی کوئی بھی چیز نہیں۔ آؤ ہم اس معاہدہ کے ذریعہ سے ایک ہو جائیں۔ اور ایک قوم بن جائیں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ باہمی تکذیب سے کس قدر پھوٹ پڑ گئی ہے۔ اور ملک کو کس قدر نقصان پہنچا ہے۔ آؤ اب یہ بھی آزما لو کہ باہمی تصدیق کی کس قدر برکات ہیں۔ بہترین طریق صلح کا یہی ہے۔"

(پیغامِ صلح۔ روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 456,455)

سامعین کرام! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مذہب کے نام پر تشدّد اور کشت وخون کو روک کر اسوۂ محمدی کے مظاہر پیدا کئے اور دنیا کو رسول اللہ ﷺ کے اس پاک اُسوے سے روشناس کرایا اور بدلائل ثابت فرمایا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور رسول اللہ ﷺ ایک زندہ اور زندگی بخش رسول ہیں۔ آج انسان کی روحانی زندگی کا ضامن صرف اور صرف ایک ہی رسول ہے جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ ناموسِ رسالت کا ایک بہترین تقاضا ہے۔

توہینِ رسولؐ کے انتقام کی یہ ایک کامیاب، سبک خرام اور سیلِ رواں کی طرح بڑھتی ہوئی الٰہی تحریک آج دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے چکی ہے۔ اس کا پیغام تلوار نہیں ہے بلکہ دلیل اور محبت ہے جو دلوں کو جیتتی ہے اور روحوں کو حصارِ سیرت و اسوۂ محمدی میں محفوظ و مامون کرتی ہے۔

خلافتِ مسیح و مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطابق تقاضے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت کے دورِ ثانیہ میں توہینِ رسول ﷺ کا ایک بار پھر طوفان اٹھا۔ ایک آریہ مصنّف نے اپنے فرضی نام سے ایک کتاب "رنگیلا رسول" لکھی۔ اس میں اُس نے رسول اللہ ﷺ پر اور ازواجِ مطہراتؓ پر انتہائی جھوٹے، بیہودہ اور دلخراش الزامات لگائے تھے۔ اس پر مسلمان بھڑک اٹھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک طرف مسلمانوں کو ہنگامہ آرائی اور امنِ عامہ خراب کرنے اور املاک اور جائیدادوں کے نقصان کرنے سے منع فرمایا اور دوسری جانب حکومتِ وقت پر زور دیا کہ وہ مقدّسین و بانیانِ مذاہب کی توہین کے خلاف قانون سخت کرے اور ایسا کرنے والے کو قرار واقعی سزا دے۔ آپؓ نے اس مہم میں قائدانہ کردار ادا کرتے ہوئے تمام مسلمانوں کی رہنمائی کی۔ آپؓ کی جاری کردہ اس مہم کے سامنے حکومتِ وقت کو جھکنا پڑا اور اس نے عملی اقدام کئے۔

اس اثناء میں یہ واقعہ بھی رونما ہو گیا کہ چونکہ اس کتاب کے مصنف کا تو علم نہیں تھا اِس لئے وہ تو بچ گیا۔ البتہ اس کتاب کے پبلشر کو ایک شخص عِلم دینؒ (غازی) نے قتل کر دیا۔ اس پر مقدمہ چلا اور علم دینؒ کو سزائے موت سنائی گئی۔

رسالہ ورتمان

ابھی علم دینؒ والا مقدمہ زیرِ سماعت تھا کہ مئی 1927ء میں ایک ہندو رسالہ ورتمان نے ایک مضمون "سیر دوزخ" کے نام سے شائع کیا۔ اس میں بھی اسلام کی تضحیک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی تھی۔ اسی قانون کے تحت حکومت نے بروقت اقدام کئے اور مضمون نگار اور ایڈیٹر پر مقدّمہ چلا۔ اس مقدّمے میں بھی کئی سازشیں ہوئیں

مگر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بروقت حکمتِ عملی اور خداداد بصیرت کی وجہ سے کوئی سازش ان مجرموں کو بچانے میں کامیاب نہ ہوسکی۔ مقدّمہ ورتمان کا فیصلہ ہو گیا اور ''سیر دوزخ'' کا مضمون لکھنے والا اور اس کو شائع کرنے والا ایک سال اور چھ ماہ کے لئے جیل میں ڈال دیا گیا۔ یہ ایک برائے نام اور معمولی ترین سزا تھی جو اس کے لئے تجویز ہوئی۔

سامعین! یہ درست ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے کے عوض بڑی سے بڑی کوئی سزا بھی کافی نہیں ہوسکتی۔ مگر یہ کارروائی تو صرف عوام میں انگیخت، غم و غصّے اور جوش کم کرنے کے لئے کسی حدّ تک ضروری تھی مگر اس مسئلے کا حقیقی حل نہ تھی۔ بہرحال مقدمہ رسالہ ورتمان کے فیصلے پر مسلمان خوش ہو گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت سے لوگوں نے مبارکباد کے تار بھی بھجوائے اور اخبارات نے آپؓ کی مساعیٔ جمیلہ کو خراجِ تحسین پیش کئے۔ مگر آپؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنے جذباتِ عقیدت و محبت پیش کرتے ہوئے مسلمانوں کو شانِ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت، ناموسِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کے اصل حل اور مسلمانوں کے حقیقی فرض کی طرف متوجہ کیا۔

بارھواں حقیقی تقاضا

مستقل ارادے اور عزم کا عہد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''میرا دل غمگین ہے کیونکہ میں اپنے آقا، اپنے سردار حضرت محمد ﷺ کی ہتک عزت کی قیمت ایک سال کے جیل خانے کو نہیں قرار دیتا۔ میں ان لوگوں کی طرح جو کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دینے والے کی سزا قتل ہے ایک آدمی کی جان کو بھی اس کی قیمت نہیں قرار دیتا۔ میں دنیا کی موت کو بھی اس کی قیمت نہیں قرار دیتا۔ بلکہ میں اگلے پچھلے سب کفار کے قتل کو بھی اس کی قیمت نہیں قرار دیتا۔ کیونکہ میرے آقاؐ کی عزت اس سے بالا ہے کہ کسی فرد یا جماعت کا قتل اس کی قیمت قرار دیا جائے۔

کیونکہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ میرا آقاؐ دنیا کو جِلانے کے لئے آیا تھا، نہ مارنے کے لئے۔ وہ لوگوں کو زندگی بخشنے کے لئے آیا تھا، نہ کہ ان کی جان نکالنے کے لئے۔ غرض محمد ﷺ کی عزّت دنیا کے احیاء میں ہے نہ اس کی موت میں۔ پس میں اپنے نفس میں شرمندہ ہوں کہ اگر یہ دو شخص جو ایک قسم کی موت کا شکار ہوئے ہیں اور بدبختی کی مُہر انہوں نے اپنے ماتھوں پر لگائی ہے، اُس صداقت پر اطلاع پاتے جو محمد رسول اللہ ﷺ کو عطا ہوئی تھی تو کیوں گالیاں دے کر برباد ہوتے، کیوں اس کے زندگی بخش جام کو پا کر ابدی زندگی نہ پاتے۔ اور اس صداقت کا ان تک نہ پہنچنا مسلمانوں کا قصور نہیں تو اور کس کا ہے۔ پس میں اپنے آقا سے شرمندہ ہوں کیونکہ اسلام کے خلاف موجودہ سوزش درحقیقت مسلمانوں کی تبلیغی سستی کا نتیجہ ہے۔ قانون ظاہری فتنہ کا علاج کرتا ہے نہ دل کا اور میرے لئے اُس وقت تک خوشی نہیں جب تک کہ تمام دنیا کے دلوں سے محمد رسول اللہ ﷺ کا بغض نکل کر اس کی جگہ آپؐ کی محبت نہ قائم ہو جائے۔''

(تاریخ احمدیت۔ جلد 4، صفحہ 606-607)

آپؓ نے توہینِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی انتقام کے لئے مسلمانوں کو ایک عزم باندھنے اور ایک عہد کی طرف بلاتے ہوئے فرمایا:

''اے بھائیو! میں دردمند دل سے پھر آپ کو کہتا ہوں کہ بہادر وہ نہیں جو لڑ پڑتا ہے وہ بزدل ہے کیونکہ وہ اپنے نفس سے دب گیا ہے۔ بہادر وہ ہے جو ایک مستقل ارادہ کر لیتا ہے اور جب تک اس کو پورا نہ کر لے اس سے پیچھے نہیں ہٹتا۔ پس اسلام کی ترقی کے لئے اپنے دل میں تینوں باتوں کا عہد کر لو۔

اوّل یہ کہ آپ خشیت اللہ سے کام لیں گے اور دین کو بے پرواہی کی نگاہ سے نہیں دیکھیں گے۔

دوسرے یہ کہ آپ تبلیغ اسلام میں پوری دلچسپی لیں گے اور اس کام کے لئے اپنی جان اور اپنے مال کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

تیسرے کہ آپ مسلمانوں کو تمدّنی اور اقتصادی غلامی سے بچانے کے لئے پوری کوشش کریں گے اور اس وقت تک بس نہیں کریں گے جب تک کہ مسلمان اس کچل دینے والی غلامی سے بکلی آزاد نہ ہو جائیں اور جب آپ یہ عہد کر لیں تو پھر ساتھ ہی اس کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنے لگیں۔ یہی وہ سچا اور حقیقی بدلہ ہے ان گالیوں کا جو اس وقت بعض ہندو مصنّفین کی طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی و اہلی کو دی جاتی ہیں۔ اور یہی وہ سچا اور حقیقی علاج ہے جس سے بغیر فساد اور بدامنی پیدا کرنے کے مسلمان خود طاقت پکڑ سکتے ہیں اور دوسروں کی مدد کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ ورنہ اس وقت تو وہ نہ اپنے کام کے ہیں نہ دوسروں کے کام کے اور وہ قوم ہے بھی کس کام کی جو اپنے سب سے پیارے رسولؐ کی عزت کی حفاظت کے لئے حقیقی قربانی نہیں کرسکتی؟

کیا کوئی دردمند دل ہے جو اس آواز پر لبیک کہہ کر اپنے علاقے کی درستی کی طرف توجہ کرے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث ہو۔''

(تاریخ احمدیت۔ جلد 4، صفحہ 597-598)

یہ ہے اصل تقاضا جس پر جماعتِ احمدیہ ایک جہاد کی روح لے کر عمل پیرا ہے اور رواں دواں ہے۔

تیرھواں حقیقی تقاضا

جلسہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ پیش فرمایا، وہ ''جلسہائے سیرت النبی کا اجراء'' ہے۔ یہ ایک تاریخی سچائی ہے کہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی ابتداء جماعت احمدیہ نے کی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روشن سنّت، پاک سیرت اور حسین تعلیم سے دنیا کو آگاہ کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوائل 1928ء میں ملکی اور عالمگیر سطح پر جلسہائے سیرت النبی ﷺ کا اجراء فرمایا۔ اس کے مطابق ملک کے طول وعرض میں بھی اور دنیا کے 15 ممالک میں بھی وسیع پیمانے پر جلسے ہوئے جن میں غیر مسلم مقرّرین نے بھی دل کھول کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔ یہ بابرکت تحریک نہ صرف مذکورہ بالا فضا کو خوشگوار موسم میں بدلنے میں ممدّ و معاون بنی بلکہ بہت سے لوگوں کو دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل کرنے کا بھی موجب ہوئی۔ 1928ء سے اب تک ہر سال یہ جلسے ہزاروں کی تعداد میں ساری دنیا میں ایک رواں تسلسل کے ساتھ منعقد ہوتے ہیں۔ جن سے لاکھوں انسان فیضیاب ہوتے ہیں۔ اب یہ سلسلہ وسیع تر ہوتا چلا جارہا ہے اور دو صد سے زائد ممالک اور ریاستوں میں ہزاروں ذیلی جماعتوں میں لاکھوں کی تعداد میں یہ جلسے سال میں دو بلکہ اس سے بھی زائد بار منعقد ہوتے ہیں اور مسلمان اور غیر مسلم سبھی ان سے فیض پاتے ہیں۔

چودھواں تقاضا

مُہرِ محمدیؐ کے مظاہر بنیں

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور مرتبے کے قیام کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔ اسی تسلسل میں آپؑ کے بعد آپؑ کے مقدّس خلفاء بھی آپؑ کی جانشینی میں اس جہاد میں مصروفِ عمل ہوئے۔ چنانچہ جب کبھی بھی قرآنِ کریم اور محمد رسول اللہ ﷺ کے نور کو گدلانے کی کوشش کی گئی تو ان مقدّس خلفاء نے آناً فاناً خدا تعالیٰ کی طرف سے تھمائی ہوئی ذوالفقار دلائل اور براہینِ قرآنیہ سے اسے کاٹ کر رکھ دیا۔

سلمان رشدی ہو یا امریکہ کی ریاست ایریزونا کے شہر ٹوسّاں کا راشد خلیفہ یا دنیا کے کسی بھی ملک سے تعلق رکھنے والا توہینِ رسولؐ کا کوئی مرتکب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ان کے حملوں کا جہاں علمی رنگ میں جواب دیا اور ناموسِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے حکمتِ عملی طے کی وہاں آپؒ نے جماعت کو بار بار اپنے خطبات اور خطابات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوے کو اپنانے، آپؐ کی سیرت واخلاق کے رنگ چڑھانے کی تلقین فرمائی۔ اسی طرح بچوں کو قریب سے مشاہدہ کرکے والدین کو ان خطرات سے بھی آگاہ فرمایا جو بچوں کے کردار پر منفی اثرات مرتب کرکے سیرتِ محمدیؐ سے دور کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ والدین کی اپنی ان عادات وحرکات کی بھی نشاندہی فرمائی جو بچوں میں سرایت کرتی ہیں اور ان کے اخلاق کو بگاڑتی ہیں۔ آپؒ نے انہیں وہ درست راستے بھی بتائے جو درحقیقت بچوں میں اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و اخلاق کے رنگ چڑھاتے ہیں۔ یہی ایک طریق ہے جو دنیا میں آپؐ کی توہین کے انتقام کے حقیقی اندازوں میں سے ایک انداز ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

> ''ہر وہ شخص جو کسی اور میں پاک تبدیلی پیدا کرتا ہے وہ ایک مُہر کا مقام رکھتا ہے، وہ اپنی مہر دوسروں پر چسپاں کیا کرتا ہے۔... پس اس پہلو سے اپنے بچوں کی بھی حفاظت کریں ان کو چھوٹے چھوٹے خاتم بنالیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیوں کو دوسروں میں رائج کرنے کی طاقت رکھیں۔ اگر مہر پر دوسری مہر لگ جائے اور وہ مہر مٹ جائے تو اس کو مہر کہا ہی نہیں جاتا۔ پس آپ وہ مہر بنیں جو غیر اللہ کا اثر قبول نہ کرے ورنہ آپ کے نقوش مٹ جائیں گے۔... پس سمندر کی لہروں کی طرح جو ریت پر کچھ نقشے بناتی ہیں اپنے نقشے ایسے نہ بنائیں کہ ہر اٹھنے والی لہر اس نقشے کو پھر بدل جائے۔ آج کی لہروں نے کچھ اور نقشے کھینچے ہیں کل کی لہریں کچھ اور نقشے بنا جائیں۔ آپ نے تو دائماً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوّت کا نقشہ اپنے اندر بنانا ہے اور پھر اس کو جاری کرنا ہے۔ پس جب تک اپنے بچوں میں جاری نہیں کریں گے آئندہ نسلیں سنبھالی نہیں جا سکیں گی۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20/ جون 1997ء۔ بحوالہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔8/ اگست تا14/ اگست 1997ء)

یہی نصیحت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک اور رنگ میں پیش کرتے ہوئے فرمایا:

> ''میں اپنی جماعت سے کہتا ہوں۔ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ نصیحت کی ہے اور اب پھر کہتا ہوں کہ تمہارا سب سے بڑا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ خواہ کتنا ہی چھوٹا سہی مگر بہرحال تم اپنے دائرہ میں چھوٹے محمد بن جاؤ۔ جس دن تم میں سے ہر شخص اپنے آپ کو ایک چھوٹا محمد بنانے کی کوشش کرے گا، جس دن تم اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر بن جاؤ گے اور جس دن تمہاری زندگی میں محمد ﷺ کے اعمال کی جھلک پیدا ہو جائے گی دنیا سمجھ لے گی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور تمہارے اعمال اور اخلاق اور کردار کو دیکھ کر اس کے دل

میں تمہاری محبت بڑھتی چلی جائے گی۔تم ایک زندہ اور مجسّم نمونہ ہوگے، تم چلتی پھرتی تبلیغ ہو گے۔تم دنیا کے راہنما اور راہبر ہوگے،تم محمد رسول اللہ ﷺ کے آستانہ کی طرف دنیا کو کھینچ کر لانے والے ہوگے اور وہ لوگ بھی آخر تمہارے نمونہ کو دیکھ کر بے تاب ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ جب تک ہم سب سے بڑے محمد رسول اللہ ﷺ کو نہ دیکھ لیں ہم صبر نہیں کر سکتے۔تب دنیا میں محمد رسول اللہ ﷺ کی حکومت قائم ہو جائے گی اور تمام بنی نوع انسان آپ کی غلامی میں شامل ہو جائیں گے۔''

(سیر روحانی 4 ۔انوار العلوم، جلد 19 ،صفحہ 551-550)

یہ وہ عملی رنگ ہیں جو جماعت احمدیہ نے اختیار کئے ہیں اور توہین رسولؐ کے نعرے لگا کر انسانوں کو قتل کرنے کی بجائے انہیں رسول اللہ ﷺ کے الوہی کردار اور آپؐ کے اخلاق کے حسین پہلو پیش کر کے آپؐ کا غلام بنانے کی سعی کرتی ہے۔ وہ اپنے اوپر بھی رسول اللہ ﷺ کی مہر ثبت کر کے آپؐ کے نقش جماتی ہے اور دوسروں پر بھی۔لیکن جہاںتک آپؐ کی ذاتِ بابرکات پر ناپاک حملوں کا تعلق ہے، عملی طور پر ان کے مدلّل و مسکت جواب دینے میں بھی پیش پیش اور سب سے آگے ہے۔

پندرھواں تقاضا

قہر الٰہی سے انذار

2006ء میں ڈنمارک میں ایک اخبار 'یولنڈ پوسٹن' نے آنحضرت ﷺ کے توہین آمیز خاکے شائع کئے۔جماعت احمدیہ نے اپنے امام کی آواز پر لبّیک کہتے ہوئے سب سے پہلے اس پر ردّ عمل دکھایا اور اسی اخبار سے شدید احتجاج کرتے ہوئے اس میں آنحضرت ﷺ کی پاک سیرت اور عظیم مرتبے پر مشتمل مضمون شائع کروایا۔ دیگر اخبارات میں بھی انٹرویو شائع ہوئے۔مقامی ڈینش بزرگ احمدی مکرم عبد السلام میڈسن صاحب کے انٹرویو شائع ہوئے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس موقع پر خطبات میں اس کی مذمت کی اور جماعت کو تبلیغی مہمّات اور آنحضرت ﷺ پر درود کی کثرت کی طرف توجہ دلائی۔ان ممالک کو جو ایسی کارروائیوں کی پشت پناہی کرتی ہیں، تنبیہ کی اور انذار کیا۔اسی طرح مسلمانوں کو منفی ردّ عمل دکھا کر اپنا نقصان کرنے نیز اسلام اور آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہو کر اسلام اور آپؐ کو بدنام کرنے والے مظاہروں سے منع کیا۔آپ نے فرمایا:

''احمدیوں کو مغرب کے بعض لوگوں کے یا بعض ملکوں کے یہ رویّے دیکھ کر خدا تعالیٰ کے حضور مزید جھکنا چاہئے۔ خدا کے مسیحؑ نے یورپ کو بھی وارننگ دی ہوئی ہے اور امریکہ کو بھی وارننگ دی ہوئی ہے ۔یہ زلزلے ،یہ طوفان اور یہ آفتیں جو دنیا میں آرہی ہیں یہ صرف ایشیا کے لئے مخصوص نہیں ہیں۔امریکہ نے تو اس کی ایک جھلک دیکھ لی ہے۔پس اے یورپ! تو بھی محفوظ نہیں ہے اس لئے کچھ خوفِ خدا کرو اور خدا کی غیرت کو نہ للکارو۔لیکن ساتھ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ مسلمان ممالک یا مسلمان کہلانے والے بھی اپنے رویّے درست کریں۔ایسے رویّے اور ایسے ردّ عمل ظاہر کریں جن سے آنحضرت ﷺ کے مقام کو، آپؐ کے حُسن کو دنیا کے سامنے رکھیں، ان کو دکھائیں۔تو یہ وہ صحیح ردّ عمل ہے جو ایک مومن کا ہونا چاہئے۔اسلام کی شان و شوکت اور آنحضرت ﷺ کے تقدّس کو مسیح و مہدی کی جماعت نے ہی قائم کرنا ہے۔ان شاء اللہ تعالیٰ''

رسول اللہ ﷺ کی توہین کے حوالے سے خدا تعالیٰ کی غیرت کو للکارنے کے پہلو پر ایک انذار حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بھی دیا تھا اور فرمایا تھا:

محمدؐ کو برا کہتے ہو تم لوگ
ہماری جان و دل جس پر فدا ہے
پس اس کی شان میں جو کچھ ہو کہتے
ہمارے دل جگر کو چھیدتا ہے
مزہ دو بار* پہلے چکھ چکے ہو
مگر پھر بھی وہی طرزِ ادا ہے
خدا کا قہر اب تم پر پڑے گا
کہ ہونا تھا جو کچھ اب ہو چکا ہے
چکھائے گی تمہیں غیرت خدا کی
جو کچھ اس بدزبانی کا مزہ ہے

* دوبار مزہ، غالباً جنگ عظیم اوّل اور دوم کی طرف اشارہ ہے۔

بہرحال حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اب آج کل جو بعض حرکتیں ہو رہی ہیں یہ کون سا اسلامی ردّ عمل ہے کہ اپنے ہی ملک کے لوگوں کو مار دیا ، اپنی ہی جائیدادوں کو آگ لگا دی۔اسلام تو غیر قوموں کی دشمنی میں بھی عدل کو، انصاف کو ہاتھ سے چھوڑنے کی اجازت نہیں دیتا، عقل سے چلنے کا حکم دیتا ہے۔... بہرحال ان اسلامی ممالک میں چاہے وہ غیر ملکیوں کے کاروبار کو یا سفارت خانوں کو نقصان پہنچانے کے عمل ہیں یا اپنے ہی لوگوں کو نقصان پہنچانے کے عمل ہیں۔یہ سوائے اسلام کو بدنام کرنے کے اور کچھ نہیں۔پس مسلمانوں کو چاہئے ، مسلمان عوام کو چاہئے کہ ان غلط قسم کے علماء اور لیڈروں کے پیچھے چلنے کی بجائے ، ان کے پیچھے چل کر اپنی دنیا و آخرت کو خراب کرنے کی بجائے ، عقل سے کام لیں ۔آج مسلمانوں کی بلکہ تمام دنیا کی صحیح سمت کا تعیّن کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کے عاشقِ صادق کو بھیجا

ہے۔اس کو پہچانیں، اس کے پیچھے چلیں اور دنیا کی اصلاح اور آنحضرت ﷺ کا جھنڈا دنیا میں گاڑنے کے لئے اس مسیح و مہدی کی جماعت میں شامل ہوں کہ اب کوئی دوسرا طریق، کوئی دوسرا رہبر ہمیں آنحضرت ﷺ کی سنت پر چلنے اور چلانے والا نہیں بنا سکتا۔ اسلام کی شان و شوکت کو بحال کرنے اور آنحضرت ﷺ کے تقدس کو مسیح و مہدی کی جماعت نے ہی قائم کرنا ہے اور کروانا ہے۔ ان شاء اللہ"

(خطباتِ مسرور، جلد چہارم، صفحہ 91)

سولھواں حقیقی تقاضا

اقوامِ متحدہ حل نکالے

2012ء میں رسول اللہ اور اسلام کی توہین کے مقصد کی خاطر ایک گندی فلم چلانے کی سازش کی گئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انتہائی ردّ عمل ظاہر کرتے ہوئے خطبے دیئے اور اس میں مسلمان ممالک کو تحریک کی کہ وہ اقوام متحدہ میں اس مسئلہ کو پیش کر کے اس کا حل نکالیں۔ بانیانِ مذاہب کے خلاف دلآزار اور گندی زبان استعمال کرنے کی روک تھام کا قانون بنوائیں۔ آپ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 12/ستمبر 2012ء میں فرمایا کہ ہر احمدی اپنے ملک میں اربابِ حکومت کو بھی اس بیہودہ گوئی سے باز رہنے اور روکنے کی طرف توجہ دلائے، اس سازش کے خلاف دنیا کو اصل حقیقت سے آگاہ کرے۔ آنحضرت ﷺ کی سیرت کے خوبصورت پہلو دکھائے۔ پس یہ خوبصورت ردّ عمل ہے جو ہم نے دکھانا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے مسلمان حکومتوں کو جھنجھوڑا اور فرمایا کہ دنیا کے ایک بڑے خطے پر مسلمان حکومتیں قائم ہیں۔ مسلمان ممالک یو این او(UNO) کا حصہ بھی ہیں، پھر کیوں قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کو دنیا پر ظاہر کرنے کی مسلمان حکومتوں نے کوشش نہیں کی، کیوں یہ پیش نہیں کرتے کہ مذہبی جذبات سے کھیلنا اور انبیاءؑ کی بے حرمتی کرنا بھی جرم ہے اور بہت بڑا گناہ ہے۔ اور دنیا کے امن کے لئے بھی ضروری ہے کہ اس کو بھی یو این او کے امن چارٹر کا حصہ بنایا جائے کہ کوئی ممبر ملک اپنے کسی شہری کو اجازت نہیں دے گا کہ دوسروں کے مذہبی جذبات سے کھیلے۔

فرمایا: اگر تمام ممالک کے مسلمان یہ فیصلہ کر لیں کہ اپنے ووٹ ان سیاستدانوں کو دینے ہیں جو مذہبی رواداری کا اظہار کریں۔ تو ان دنیاوی حکومتوں میں بھی ایک طبقہ کھل کر اس بیہودہ گوئی کے خلاف اظہارِ خیال کرنے والا مل جائے۔

(تفصیل ملاحظہ فرمائیں خطبہ جمعہ 21 ستمبر 2012ء۔
خطباتِ مسرور، جلد دہم، صفحہ 562-578)

آپ نے احمدی وکلاء اور سیاسی حلقوں میں اثر و رسوخ رکھنے والے احمدیوں کو بھی اس بارے میں تحریک کی تھی کہ جذبات و خیالات اور آزادیٔ رائے میں حدود مقرر کرنے کی ضرورت ہے۔

سترھواں حقیقی تقاضا

سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل کتاب کی بکثرت اشاعت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل کتب کی کثرت سے اشاعت کی منصوبہ بندی بھی فرمائی اور لاکھوں کی تعداد میں دنیا کی مختلف زبانوں میں یہ کتب شائع ہوئیں اور غیر مسلم افراد تک پہنچیں۔ اس بابرکت مہم سے دنیا کے کثیر التعداد لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی پاک سیرت اور آپؐ کے اوصافِ جمیلہ سے روشناسی حاصل کی۔

یہ تو تھیں جماعت احمدیہ کی وہ مساعی جو ظاہر ہونے والے واقعات پر ردّ عمل کے طور پر تھیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ جو اصل اور حقیقی حل جماعت نے پیش کیا ہے اس پر پیہم عمل اور مسلسل جدّ و جہد جاری ہے۔ اس جدّ و جہد میں ہزاروں کی تعداد میں جماعت کے مبلّغ اور داعی الی اللہ دنیا کے ہر فورم اور ہر سطح پر سرگرمِ عمل ہیں۔

پس آج روئے زمین پر صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہے جو ایک عزم اور منزل رکھتی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ پاک سے دنیا کی ہر قوم کو روشناس کر کے دم لے گی۔ اس نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے غریبوں کی جھونپڑیوں سے لے کر یورپین پارلیمنٹ، امریکہ کے ایوان "کیپیٹل ہل" اور دیگر پارلیمنٹس تک رسول اللہ ﷺ کی رحمت کی وسعتوں کو بیان کیا ہے اور آپؐ کی پُرامن تعلیمات کو دلوں میں جاگزیں کیا ہے۔ یہی صحیح عمل اور سچا طریق ہے۔ یہی ناموسِ رسالت کی حفاظت کا تفصیلی تقاضا ہے جو توہینِ رسولؐ کا حقیقی جواب، ناموسِ رسالت کا حقیقی تقاضا اور سچا انتقام ہے۔

سامعین کرام! اس زمانے میں ناموسِ رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کا حقیقی کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ ہے۔ لہٰذا یہی وہ جماعت ہے جو آپؑ کے لائے ہوئے نظام، تعلیم اور عمل کے مطابق ناموسِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتی ہے، کر رہی ہے اور کرتی رہے گی اور کر کے رہے گی۔ جماعتِ احمدیہ خلافتِ حقّہ کی الٰہی قیادت میں ایک مضبوط اور محکم لائحۂ عمل رکھتی ہے اور اس کا یہ جہاد ہمیشہ کے لئے جاری ہے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ پر اٹھنے والا ہر تیر واپس اپنی کمان میں لوٹ جائے اور یہاں تک کہ دنیا کی اکثریت آپؐ کی غلامی میں آکر آپؐ پر درود و سلام بھیجنے والی بن جائے۔ ان شاء اللہ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی وہ تقدیر ہے جو کبھی نہ ٹلنے کے لئے جاری ہو چکی ہے اور اپنی تکمیل کی جانب سرعت کے ساتھ رواں دواں ہے۔

خدا تعالیٰ کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

معزّز سامعین! اس ضمن میں امیدِ بہارِ رحمت اور نوشتۂ تقدیر یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

(بقیہ صفحہ 38)

مجاہدِ احمدیت مکرم مولانا سید شاہ محمد صاحب مرحوم

رئیس التبلیغ انڈونیشاء کی ایک نایاب تحریر

مکرم کرنل (ر) انور احمد صاحب مسس ساگا

ٹرانٹو کے علمی اور ادبی حلقوں میں مکرم کرنل (ر) انور احمد صاحب تاریخ میں سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ اور تاریخ کے مستند، نادر، اچھوتے اور دلچسپ واقعات بیان کرنے کے حوالہ سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک مکتوب میں لکھا ہے کہ مکرم مولانا سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا نے میری فوٹو البم میں ایک ہی صفحہ میں اپنی تصویر کے گرد اپنے حالاتِ زندگی لکھ دیئے ہیں۔ یہ مختصر تحریر انہوں نے یکم اکتوبر 1973ء کو رقم کی تھی جو کرنل صاحب نے ہمیں عطا کی ہے۔ بلا مبالغہ یہ تاریخ کا ایک گم شدہ ورق ہے جو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اہمیت کا حامل ہے۔ ادارہ نے اسے اصل کے مطابق نقل کرنے کی ممکن حد تک کوشش کی ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی نادانستہ سہو ہوگئی ہو تو ادارہ معذرت خواہ ہے۔ تاہم افادۂ عام کے لئے تاریخ کا یہ گم شدہ ورق ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

جناب مولانا شاہ محمد صاحب مرحوم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم سے اپنی فعال زندگی بطور رئیس التبلیغ انڈونیشیا میں گزاری۔ مرحوم کی میری مرحوم بیوی سے کچھ رشتہ داری بھی بنتی ہے۔ ہم اکثر مانسہرہ ان کے عزیزوں سے ملنے جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ قاضی محمد یوسف کے ہمراہ کشمیر جاتے ہوئے ان کے بھائی پیر زمان شاہ کے ہاں ٹھہرے تھے۔

مکرم مولانا شاہ محمد صاحب مرحوم راولپنڈی میں ہمارے گھر میں قیام پذیر تھے میرے اصرار پر آپ نے اپنے خوبصورت رسم الخط میں اپنے حالات میری فوٹو البم میں ایک ہی صفحہ میں اپنی تصویر کے گرد لکھ دیئے۔ میری درخواست ہے کہ مناسب موقع پر اس مجاہد احمدیت کا گزٹ میں شائع کروادیں تو ع

ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

آپ نے وفات سے قبل ایک خواب کی تعبیر کے تعلق سے مجھے اپنے سفر آخرت کی اطلاع کر دی تھی۔ آپ نے انڈونیشیا میں شادی کر لی تھی۔ آپ کی بیٹی نے سپریم کورٹ کی جج کا اعزاز حاصل کیا۔

مکرم مولانا سید شاہ محمد صاحب مرحوم

ہمارے ڈاکٹر اعجاز احمد قمرؔ مرحوم اپنی وفات سے قبل انڈونیشیا کے دورے پر گئے۔ میری گزارش سے یہ شاہ صاحب کے خاندان سے ملے اور چند تصاویر بھی ان کے ہمراہ بنوائیں جو میرے پاس ہیں۔

شاہ صاحب صدر سوکارنو کے دوست تھے۔ آزادی کی جنگ میں اور قید میں ان کے ہمراہ تھے۔ آزادی کے بعد وہاں کی پارلیمنٹ نے ان کو ایک بڑا اعزاز اور شہرت سے نوازا۔ تاریخ احمدیت میں ان کا ایک بلند رُتبہ ہے۔ احمدیہ گزٹ کے قارئین کے لئے ان کا ذکر مناسب رہے گا۔ دعا کی درخواست۔ نیاز مند۔ انور احمد

" بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیدائش : 9 اپریل 1912ء

بمقام : داتہ۔ تحصیل مانسہرہ

خاندان : سیّد گیلانی

نام : سید شاہ محمد

1935ء میں 10 فروری سے واقف زندگی کے طور پر قادیان میں تربیت حاصل کی۔ جب کہ اس سے قبل اسلامیہ کالج پشاور میں تعلیم حاصل کی۔ اپریل 1936ء میں تبلیغ اسلام کے لئے بیرونِ ہند قادیان سے روانگی ہوئی۔ ابتداء میں ایک سال کے قریب سنگاپور میں کام کرنے کی توفیق ملی۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے تحت انڈونیشیا میں میدان تبلیغ میں کام کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی۔

22 مارچ 1950ء سے لے کر فروری 1965ء تک بحیثیت رئیس التبلیغ جماعت انڈونیشیا اللہ تعالیٰ نے خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ 1947ء میں جب انڈونیشیا کی آزادی کا اعلان پریذیڈنٹ سوکارنو مرحوم اور ڈاکٹر محمد حتّی صاحب نے کیا۔ تو انڈونیشیا کی آزادی کی جدوجہد میں کام کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے بخشی۔ 4 سال 2 ماہ کا عرصہ انڈونیشیا کی آزادی کے لئے کام کرنے کی توفیق ملی۔ اور وہاں کے بڑے بڑے لیڈروں اور حکام سے قرب کے تعلقات بہت مضبوط ہو سکے۔ ان خدمات کے عوض حکومت انڈونیشیا کی طرف سے چار تمغات اور ایک سند خوشنودی ملی۔ ایک تمغہ ہلال جرأت کی قسم کا ہے۔ حکومت انڈونیشیا نے ان خدمات کی بنا پر پارلیمنٹ کے through خاص قانون کے ذریعہ وہاں کی Citizenship کے دیئے جانے کا فیصلہ کیا۔

(بقیہ صفحہ 38)

جلسہ سالانہ کینیڈا 2023ء کی جھلکیاں

مکرم عرفان احمد خان صاحب، جرمنی

احمدیت کی وہ نسل جس نے اسّی کی دہائی سے قبل ربوہ میں آنکھ کھولی اس کے لیے جلسہ سالانہ کی اہمیت زندگی کے لازمی جزو کی طرح ہے۔ کسی تحریر میں جلسہ سالانہ کا ذکر موجود ہو تو واقعات و مشاہدات کی ایک فلم ذہن کے پردوں پر چلنی شروع ہو جاتی ہے اور جذبات و احساسات کا ایک سمندر دل میں موجزن ہو جاتا ہے۔ 15؍جولائی کے روزنامہ الفضل انٹرنیشنل میں برادرم عبدالباری ملک نے 1985ء کے جلسہ سالانہ انگلستان کا ذکر چھیڑ کر گویا یادوں کے انمول خزانوں کے منہ کھول دیئے۔ بے شمار ایسے خادمین کے چہرے آنکھوں کے سامنے آ گئے جن کے نام وقت کے ساتھ اب ذہنوں سے محو ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ جو بات بیان ہونے سے رہ گئی وہ اپریل 1985ء میں اسلام آباد ٹلفورڈ کی حالت زار تھی جو کسی مہاجر کیمپ سے مختلف نہ تھی۔ جس زور دار بارش کا ذکر عبدالباری ملک نے کیا، ماہ اپریل میں دن چھوٹے ہوتے ہیں، جلد اندھیرا چھا جاتا ہے اور اسلام آباد کے میدان کارساز میں روشنی کا کوئی انتظام نہیں تھا سردی، بارش، کیچڑ میں کاریں پہچاننا مشکل ہو رہا تھا۔ جو خوش قسمت کار تک پہنچ جاتا وہ اپنی کار کی بتیاں روشن کر دیتا تا دوسرے لوگوں کو اپنی کار پہچاننے میں مدد ملے۔

اس شام کا منظر کبھی دل سے محو نہ ہو گا۔ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ ہر کوئی کیچڑ آلودہ کپڑوں کے ساتھ گھر میں داخل ہوا ہو گا۔ وہ پہلا اور آخری جلسہ تھا جو مختصر دنوں اور شدید سردی میں ہوا طویل دنوں کی ایک شام کی یاد کچھ اس طرح ہے کہ ابتدائی سالوں میں مہمانوں کو اسلام آباد بیرکس میں ٹھہرایا جاتا تھا۔ جس کے لیے نماز مغرب کے معاً بعد مسجد فضل سے ویگنیں چلا کرتیں۔ مہمانوں کی خواہش ہوتی کہ وہ مجلس عرفان میں شریک ہوں۔ ہر شام یہ معاملہ انتظامیہ اور مہمانوں کے درمیان ہلکی تکرار کا باعث بنتا۔ خدمت کرنے والوں میں سے ایک ہدایت اللہ بنگوی تھے جو سادہ منش، درویش انسان، ہمہ وقت خدمت پر مستعد رہتے۔ ہر چھوٹے بڑے سے بے تکلف ہو کر گفتگو کرتے اس لیے اپنے سرکل میں پسندیدہ شخصیت تھے۔ اسی خوبی کی بدولت لوگ مکرم مبارک احمد صاحب ساقی کو بھی پسند کرتے تھے۔ اللہ ان دونوں بزرگان اور ان کے ساتھ کام کرنے والے مرحوم ساتھیوں کے درجات بلند کرے۔ جلسہ سالانہ چاہے وہ کسی بھی ملک میں ہو رہا ہو ان جیسے خادمان اور یادوں کے انمول واقعات سے مزین رہا ہے۔

2018ء کے بعد امسال مجھے ایک بار پھر جماعت احمدیہ کینیڈا کے پینتالیسویں جلسہ سالانہ میں شرکت کا موقع ملا۔ جلسہ کی کارروائی اور انتظامی امور کی رپورٹ تو انتظامیہ کی طرف سے شائع ہو گی البتہ بطور راہ گیر اپنے مشاہدات کی جھلکیاں قارئین الفضل کی دلچسپی کے لیے پیش ہیں۔

ٹرانٹو ایئر پورٹ کے دامن میں چالیس ایکڑ میں پھیلے انٹرنیشنل سنٹر کو جلسہ گاہ میں تبدیل کیا گیا تھا۔ اس میں پانچ بڑے ہالز، پچپن چھوٹی بڑی مارکیاں جلسہ گاہ کا حصہ تھیں۔

انٹرنیشنل سنٹر کے چاروں اطراف میں پارکنگ زون بنائے گئے تھے۔ ہر پارکنگ زون کا اپنا pick up and drop کا خیمہ تھا جہاں عمر رسیدہ افراد اور خواتین کو جلسہ گاہ پہنچانے کے لیے سہولیات موجود تھیں۔ چھ ہزار سے زائد گاڑیاں پارک کروائی گئیں۔

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا کے خطاب کا ایک منظر

تبلیغی نمائش میں دیدہ زیب بینرز کی ایک جھلک

ایرپورٹ روڈ پر داخل ہوتے ہی سائڈ پر جگہ جگہ لگے الیکٹرانک بورڈ جلسہ گاہ کی طرف جانے والوں کو پارکنگ کے لیے رہنمائی مہیا کر رہے تھے۔ اس سے یہ سہولت حاصل ہو رہی تھی کہ کون سے پارکنگ زون میں کتنی جگہ خالی ہے۔

مردانہ جلسہ گاہ میں داخلہ کے لیے دو دروازے بنائے گئے تھے۔ دونوں داخلی راستوں پر دو بڑی بڑی نمائشوں کا اہتمام تھا جو ہر داخل ہونے والے کو اپنی طرف متوجہ کر رہی تھیں۔

تبلیغی نمائش کا سائز 160x80 مربع فٹ تھا۔ جس میں داخل ہونے والے کی پہلی نگاہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دیدہ زیب پرکشش تصویر پر پڑتی تھی جس کا سائز 120x500 انچ تھا۔ جسے سپیشل کاغذ پر تیار کرایا گیا تھا۔ اس تصویر کے اطراف میں حضورؑ کی تصانیف کے تعارف پر مشتمل 26 بینرز لگے ہوئے تھے۔ ہر بینر کا سائز آٹھ فٹ تھا۔

ڈاکٹر ڈوئی کی پیشگوئی اور نشانات کے پورے ہونے سے متعلق بھی ایک سیکشن تھا۔ جس میں 20 فٹ کے بینر پر تمام معلومات مہیا کی گئی تھیں۔ اس زمانے کے اخبارات کے تراشوں پر مشتمل ایک ویڈیو فلم ٹی وی سکرین پر دکھائی جا رہی تھی۔

اسلامی اصول کی فلاسفی اور اس سے متعلق تاریخی حقائق بھی ایک بیس فٹ کے بینرز پر نمایاں کیے گئے تھے۔

ہال کے سنٹر میں 58 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کو انتہائی خوبصورتی سے رکھا گیا تھا۔ زیر تبلیغ افراد سے گفتگو کے لیے ایک مخصوص کارنر بنایا گیا تھا جہاں طالب کو نمائش کی مزید تفصیلات و دیگر سوالوں کے جوابات مہیا کیے جاتے۔ راہ گیر کو بتایا گیا کہ ان تین دنوں میں 374 زیر تبلیغ افراد سے اس مخصوص کارنر میں بیٹھ کر گفتگو کا موقع ملا۔

دوسرے داخلی دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی دائیں طرف جو مخصوص ایریا تھا اس کا سائز 110x85 میٹر تھا جس میں دائیں طرف سے آپ چلنا شروع کریں تو ہر چند قدم پر احمدیت کے ایک نئے باب سے روشناس ہوتے چلے جائیں گے۔ سب سے پہلا بینر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر اور آپؑ کے دعویٰ کے الفاظ پر

آنریبل Douglas Robert Ford Jr. پریمیر انٹاریو جلسہ سالانہ کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے

کینیڈا میں حزبِ مخالف کے سربراہ Hon.Pierre Marcel Poilievre جلسہ سالانہ کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے

مشتمل ہے۔ دوسرا جماعت احمدیہ عالمگیر کا تعارف اور تیسرا جماعت احمدیہ کینیڈا سے ملاقات کا بینر تھا جس سے معلوم ہوا کہ مکرم کرم الدین 1923ء میں پہلے احمدی تھے جنہوں نے کینیڈا کی سرزمین پر قدم رکھا اور مکرم مولانا سید منصور احمد بشیر صاحب کینیڈا کے ابتدائی مبلغ تھے۔ کینیڈا میں جماعت 1966ء میں رجسٹر ہوئی۔

اسی طرح جلسہ سالانہ کی تاریخ کے عنوان کے تحت قادیان کے ایک جلسہ کی تصویر آویزاں تھی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطاب فرما رہے ہیں۔ ایک چارٹ پر 1895ء سے 1983ء ربوہ کے آخری جلسہ کی حاضری کا ذکر ملتا ہے۔ جلسہ سالانہ کے مقاصد اور اغراض کے عنوان کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے باتصویر ارشادات بھی موجود ہیں۔ جلسہ سالانہ کینیڈا کی سال بسال تفصیل کا ذکر بھی ملتا ہے۔ جلسہ سالانہ انٹرنیشنل کے عنوان کے تحت ایک چارٹ پر ان ممالک کے پرچم دکھائے گئے ہیں جن میں جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے۔ راہ گیر کو اس نمائش کا سب سے دلچسپ پہلو جلسہ سالانہ میموریل لگا۔ جس میں 2004ء، 2005ء، 2008ء، 2012ء اور 2013ء کے جلسہ ہائے سالانہ کی تصاویر لگائی گئی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا دورہ کینیڈا اور 1978ء کے جلسہ سالانہ کے شرکاء کا گروپ فوٹو جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحبؒ اور حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی موجود ہیں۔

اسی ہال میں Public Relations کی طرف سے 35 زبانوں میں جب کہ شعبہ تبلیغ کی طرف سے 60 زبانوں سے زائد میں قرآن کریم کے تراجم بھی رکھے گئے تھے۔

ایک پورا کارنر ہومینوٹی فرسٹ کے دائرہ اختیار میں تھا۔ ایک حصہ میں کینیڈا کی مساعی اور دوسرے حصہ میں Projects in service of Humanity 50 کے عنوان کے تحت انٹرنیشنل مساعی کی تفاصیل بیان کی گئی تھیں۔ اسی ہال میں پریس کارنر اور آنے والے مہمانوں کے لیے چائے خانہ بھی موجود تھا۔ جہاں مرزا نسیم بیگ اپنی ٹیم کے ساتھ تین دن پریس اور سیاسی شخصیات کو خوش آمدید کہتے رہے۔ جلسہ کے تینوں روز پریس اور سیاسی عمائدین کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ جلسہ کے پہلے روز ہونے والی پریس کانفرنس سے امیر جماعت احمدیہ کینیڈا مکرم ملک لال خاں صاحب، مکرم مولانا عبدالرشید انور صاحب مشنری انچارج اور مکرم آصف خان سیکرٹری امور خارجہ نے خطاب بھی کیا اور پریس کے سوالوں کے جوابات بھی دیئے۔

جلسہ سالانہ کینیڈا کے کچھ کارکنان محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا کے ساتھ

جلسہ سالانہ کینیڈا کے موقع پر مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاری کردہ لنگر خانہ کی ایک جھلک

جلسہ میں 21297/افراد شامل ہوئے۔جن میں 10473/ مرد حضرات اور 10824/خواتین تھیں۔ 46/ ممالک سے 861/مہمان بھی اس تعداد میں شامل ہیں۔جلسہ کے تینوں روز مسجد بیت الاسلام میں قائم لنگر خانہ میں کھانا تیار کر کے جلسہ گاہ لایا جاتا رہا۔تین دن میں 1600/ دیگیں کھانے کی تیار کی گئیں۔ جلسہ کے دوران چار ہزار پانچ سو گیارہ معاونین نے پورے جوش وخروش سے کام کیا۔ جلسہ گاہ کے چالیس ایکڑ میں پھیلے ہونے کی وجہ سے بیرون میں بہت زیادہ کارکنان کو ڈیوٹی ادا کرنی پڑی دوسرے روز کے دوسرے اجلاس میں علم انعامی و دیگر تعلیمی انعامات بھی دیے گئے۔انصار اللہ کا علم انعامی مجلس پیس ویلیج سنٹر،خدام الاحمدیہ کا مجلس ہملٹن اور اطفال الاحمدیہ کا مجلس بریڈ فورڈ نے حاصل کیا۔

کینیڈا میں 2011ء سے مدرسۃ الحفظ قائم ہے اور اب تک 62/ حفاظ قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔امسال قرآن کریم حفظ کرنے والے خوش نصیبوں کو جلسہ کے دوسرے روز اسناد اور انعامات سے نوازا گیا۔ تین سال کے وقفہ کے بعد تین شخصیات کو سر محمد ظفر اللہ خان پبلک سروس ایوارڈ دیے گئے۔اس دوران ٹیلی ویژن سکرین پر ان تمام شخصیات کا تعارف نظر آ رہا تھا جو اب تک یہ ایوارڈ حاصل کر چکی ہیں۔

جلسہ کے پہلے روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی تعمیل میں وفات شدگان کی فہرست ہفتہ کے روز پڑھ کر سنائے جانے کا اعلان ہوا۔لیکن بعد ازاں سیاسی شخصیات کی کثرت کی وجہ سے یہ اعلان کر دینا کافی سمجھا گیا کہ اس فہرست کو کینیڈا جماعت کی ویب سائٹ پر جاری کر دیا جائے گا۔

امسال کینیڈا نے تاریخ احمدیت کینیڈا شائع کی ہے جو تقریباً 1200/ صفحات پر مشتمل ہے۔مکرم مولانا چودھری ہادی علی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا اور تاریخ کمیٹی کے دوسرے ممبران کی یہ محنت قابل ستائش ہے۔

جلسہ پر لگائے جانے والے بک سٹال پر 600/ موضوعات پر کتب موجود تھیں۔ اتنا بڑا بک سٹال مجھے کسی اور جلسہ سالانہ پر دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔

دوران جلسہ راہ گیر کو ایڈیٹر احمدیہ گزٹ سید ہدایت اللہ ہادی صاحب کا بھرپور تعاون حاصل رہا۔

جلسہ سالانہ کینیڈا 2023ء کے معزز مہمانوں کا ایک منظر

جلسہ سالانہ کینیڈا میں شرکت کرنے والے ملکی عمائدین محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا کے ساتھ

ٹرانٹو اور گردونواح میں نمازِ عید الاضحیٰ کی تقریبات

مکرم محمد اکرم یوسف صاحب: نمائندہ خصوصی

جماعت احمدیہ مسلمہ نے شمالی امریکہ میں عید الاضحیٰ کی تقریب بدھ 28/جون 2023ء کو منائی ۔ اُسی اعتبار سے ٹرانٹو اور اُس کے گردونواح میں بھی نماز عید الاضحیٰ کے بڑے بڑے اجتماعات کا انتظام کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عید الفطر کے موقع پر تمام عید گاہوں میں حاضری توقع سے کہیں زیادہ تھی لہٰذا وَسِّعْ مَکَانَکَ کے حکم کے تحت اجتماعات میں نمازیوں کی گنجائش کو بڑھایا گیا تھا انٹرنیشنل سنٹر مسس ساگا میں تو ہال نمبر 1 کے ساتھ ساتھ ہال نمبر 2 بھی شامل کرلیا گیا تھا اُس کے علاوہ مسجد بیت الاسلام میپل ، مسجد مبارک بریمپٹن ، ملٹن بنکوئیٹ اینڈ کانفرنس سنٹر، مسجد بیت المہدی، اولمپیاہا سِپٹیلیٹی اینڈ کنوینشن سنٹر سٹونی کریک اور مسجد بیت النصرت ہملٹن ماؤنٹین، لندن ، ونڈسر، آٹواہ ، مانٹریال ، کیوبک سٹی کے علاوہ ویسٹرن کینیڈا وینکوور ، کیلگری، ایڈمنٹن، سیسکاٹون، ریجائنا، Lloydminster وغیرہ میں بھی نمازیوں کے ہجوم لبالب نظر آئے ، نماز عید الاضحیٰ کا وقت تمام مراکز میں دس بجے صبح مقرر کیا گیا تھا۔ اونٹاریو میں درجہ حرارت ابھی مناسب تھا، یوں کہیئے کہ موسم خوشگوار تھا۔ اگرچہ یہاں چھٹی کا دن نہیں تھا اور راستوں پر ٹریفک کا زور تھا پھر بھی اکثر احباب وخواتین بچوں کے ہمراہ وقت پر پہنچ گئے تھے۔

انٹرنیشنل سنٹر مسس ساگا میں نماز عید الاضحیٰ

مقررہ وقت سے بہت پہلے مکرم آصف احمد خان مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے مائیک پر تکبیرات کے ورد کا سلسلہ جاری کر رکھا تھا اور فضا میں احباب کی تکبیرات کی صدائیں گونج رہی تھیں۔ سوا دس بجے محترم لال خاں صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کی امامت میں نماز عید ادا کی گئی ۔ نماز کے بعد محترم امیر صاحب نے خطبہ عید الاضحیٰ میں تشہد، تعوذ ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ الصفات کی آیت نمبر 103 تا 106 کی تلاوت اور تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آج سے چار ہزار سال سے زیادہ عرصہ پہلے مکہ کی ایک وادی میں ہونے والے اِس واقعہ کی یہ تفصیل ہماری آج کی عید الاضحیٰ کا پس منظر ہے۔ آج ہم عید الاضحیٰ منا رہے ہیں اور ہر سال ہم اِس موقع پر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُن کے خاندان کی عظیم قربانی کی یاد مناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک خاص مقام تھا جس کی یاد میں ہم حج کرنے جاتے اور قربانیاں پیش کرتے ہیں۔

آخر یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کون تھے ؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کے حالات بیان کرتے ہوئے محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ آپ جنوبی عراق میں پیدا ہوئے۔ آغاز سے ہی آپ کو بت پرستی سے نفرت تھی۔ اور آپ اپنے قبیلہ کے لوگوں کو اس جہالت سے باز رہنے کی تلقین کرتے خدا تعالیٰ کی واحدانیت کا درس دیتے اور اُسی کی عبادت کی دعوت دیتے تھے۔ عوام الناس نے اس تعلیم کی مخالفت کی اور اُنہیں آگ میں ڈال دیا۔ آپ اِس آگ سے معجزانہ طور پر بچا لئے گئے اور اپنے اہل وعیال کے ہمراہ فلسطین کی طرف ہجرت کر گئے۔ بعد میں علاقہ میں وبائی مرض پھوٹنے کی وجہ سے آپ معہ خاندان مصر کی جانب ہجرت کر گئے۔ جہاں آپ نے شاہی خاندان کی نہایت شریف النفس شہزادی حضرت ہاجرہ سے رشتۂ ازدواج باندھا، عمر کے اِس حصہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسماعیل کی بشارت دی ۔حضرت اسماعیل ابھی لڑکپن میں ہی تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ

انٹرنیشنل سنٹر مسس ساگا میں خطبۂ عید کا ایک منظر

(دائیں سے بائیں)   اشفاق احمد صاحب، مرزا نسیم بیگ صاحب، دیپک آنند صاحب ممبر صوبائی اسمبلی، محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا،
Sheref Sabawy ممبر صوبائی اسمبلی، سونیا سدھو صاحبہ ممبر وفاقی اسمبلی، عبد الماجد قریشی صاحب

السلام کو صحرائے عرب کے جنوب میں واقع اللہ تعالیٰ کے پہلے گھر خانہ کعبہ کی تعمیر نو کی ہدایت دی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فوری طور پر اپنی بیوی اور بیٹے کو اپنے ساتھ لیا اور اِس تکلیف دہ سفر پر روانہ ہو گئے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی جان سے عزیز بیٹے اور انتہائی وفا شعار بیوی کی عرب کے اُس بے آب و گیا صحرا میں جہاں دور دور تک پانی اور چھاؤں بھی نظر نہیں آتی تھی چھوڑ آئے۔ چند لمحوں کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دلی کیفیت کا اندازہ لگائیں، برسوں کی رفاقت، بڑھاپے کی عمر، اپنے کم سن بچے اور اُس کی والدہ کو بیابان میں چھوڑنے والا کیا ایک سخت دل، بے رحم انسان تھا، نہیں ہر گز نہیں۔ قرآن کریم کا خدا اُسے ایک نہایت نرم دل انسان قرار دیتا ہے جو کسی کا دکھ میں پڑنا برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

پھر وہ کیا بات تھی کہ اُس نے اپنے دل پر پتھر رکھ کر ایسا کیا؟ وہ ایک ہی بات تھی کہ اُس کے خیال میں اُس کا پروردگار اُسے ایسا کرنے کے لئے فرما رہا تھا جب اُس کے ربّ نے اُسے فرمانبرداری دکھانے کے لئے کہا تو اُس نے عرض کیا کہ میں تو پہلے سے ہی دل و جان کے ساتھ فرمانبرداری اختیار کر چکا ہوں۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مکہ کے بیابانوں میں چھوڑ گئے جہاں نہ پینے کو پانی میسر تھا اور نہ کھانا، ایسی صورت حال میں ماں اور بیٹے کو کس امتحان سے گزرنا پڑا اور صفا اور مروہ کے درمیان تڑپتی ہوئی ماں کی کیفیت کے بارہ میں آپ سب جانتے ہیں۔ ایسے میں ایک ماں کی بے قراری اور دعاؤں کو سن کر خدا تعالیٰ کا رحم کس طرح جوش میں آیا اُس سے بھی آپ بخوبی واقف ہیں۔

لیکن اِس خاندان پر امتحان کا دور ابھی ختم نہیں ہوا تھا، کیونکہ کچھ عرصہ بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے خواب کے ذریعہ اپنے پیارے بیٹے کی قربانی کا تقاضا کیا گیا۔ لہٰذا آپ مکہ پہنچے اور اپنے بیٹے سے اُس خواب کا ذکر کیا۔ جس کے جواب میں حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میرے باپ! تو ایسا ہی کر جیسا کہ تجھے حکم دیا گیا ہے اور میں اس کے لئے تیار ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے باپ بیٹے کی اِس قربانی کو قبول کرتے ہوئے اُنہیں ایسا کرنے سے روکا۔

اور آج اُسی قربانی کی یاد میں دنیا بھر سے بیس لاکھ مسلمان فریضہ حج ادا کرنے کے لئے مکہ میں جمع ہوئے ہیں

انٹرنیشنل سنٹر مسس ساگا میں نمازِ عید کے شرکاء کی ایک جھلک

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا چند احباب کے ساتھ

اور مکہ کی وادیاں خدا تعالیٰ کی حمد سے بھری ہوئی ہیں:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ۔

اے اللہ ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں ، ہر تعریف تیرے لئے ہے، ہر نعمت تجھ سے ملتی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، ہم حاضر ہیں، ہر بادشاہت تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اے اللہ ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں۔

محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ اب سوال یہ ہے کہ قربانی کی اِس عظیم یادگار کا مقصد کیا ہے؟ قربانی کے اس عظیم واقعہ کو قرآن میں درج کرنے کا آنے والے انبیاء کی تمام امتّوں کے لئے ایک ہی سبق ہے:

قَدْ کَانَتْ لَکُمْ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ فِیْٓ اِبْرٰھِیْمَ

(سورۃ الممتحنہ 5:60)

اس قربانی کا مقصد خدا تعالیٰ کی عبادت کے پہلے گھر کی تعمیر نو اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کا قیام تھا۔

وَمَنْ اَحْسَنُ دِیْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْہَہٗ لِلّٰہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّۃَ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرٰھِیْمَ خَلِیْلًا ۝

(سورۃ النساء 126:4)

اجتماعی دعا

تیس منٹ کے اِس پُر معارف خطبہ عید الاضحیٰ کے بعد امیر صاحب نے خطبہ ثانیہ کے بعد اجتماعی دعا سے پہلے چند مخصوص دعاؤں کی طرف توجہ دلوائی اور فرمایا کہ سب سے افضل ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی والی لمبی زندگی کے لئے دعا ہے۔ پھر شہدائے احمدیت کے خاندانوں کے لئے، اسیرانِ راہِ مولا کی رہائی اور اُن کے خاندانوں کے لئے، پاکستان اور بنگلہ دیش، الجزائر، بورکینافاسو اور دوسرے ممالک میں اذیّتوں کا شکار ہمارے بہن بھائیوں کے لئے، ملائشیا، تھائی لینڈ، سری لنکا میں پھنسے ہوئے احمدی احباب کی رہائی کے لئے، عہدیداران اور واقفین زندگی اور کارکنان کے لئے، اپنے بہن بھائیوں کے لئے جو بیمار ہیں اُن کی صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

تقریباً گیارہ بجے نماز عید الاضحیٰ کی تقریب اختتام کو پہنچی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس موقع پر کل حاضری 11,045 تھی۔ جب کہ خواتین کی تعداد 5,765 اور مرد حضرات 5,280 تھے۔

مسجد بیت الاسلام میپل میں نماز عید الاضحیٰ

نماز عید الاضحیٰ کا دوسرا بڑا اجتماع مسجد بیت الاسلام میپل میں دیکھا گیا۔ یہاں بھی نماز کا وقت دس بجے صبح مقرر کیا گیا تھا۔ مقررہ وقت سے بہت پہلے مکرم امتیاز احمد سرا صاحب مربی سلسلہ ریجن نے مائیک پر تکبیرات کے ورد کا سلسلہ جاری کر رکھا تھا اور فضا میں احباب کی تکبیرات کی صدائیں گونج رہی تھیں۔

مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی امامت میں نماز عید کی ادائیگی کے بعد خطبہ عید الاضحیٰ پیش کیا گیا۔ آپ نے انگریزی میں خطاب کیا جس کا خلاصہ اردو میں پیش کیا جارہا ہے۔

خطبہ عید الاضحیٰ

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نے خطبہ کا آغاز

مسجد بیت الاسلام میں نمازِ عید الاضحیٰ کا ایک منظر

مسجد بیت الاسلام میں نمازِ عید کے شرکاء کا ایک منظر

سورۃ کوثر کی تلاوت سے کیا اور تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم مکہ میں حج کا فریضہ ادا کرنے والے مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے عید مناتے ہیں، جب کہ حجاج کرام قربانی کرتے ہیں ۔ رسول اللہ ﷺ کا یہی طریق تھا اور مسلمان دنیا بھر میں اُسی سنت کی تقلید کرتے ہیں۔ ہم حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کی عالی مرتبت قربانی کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے جانور ذبح کر کے قربانی پیش کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی یہ سنت ہے کہ عید الاضحیٰ کے موقع پر وہ شخص جو قربانی کی استطاعت رکھتا ہو وہ جانور کی قربانی پیش کرے۔ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور اُن کے صحابہ کرام عید منانے کے لئے جانور کی قربانی کرتے اور اہل مدینہ کو گوشت پیش کیا کرتے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کا مستقل طریق تھا۔

جانور کی قربانی پیش کرنے کی اصل غرض کیا ہے؟ قربانی کرنے والا جانتا ہے کہ ایک کم درجے کی جان اللہ تعالیٰ کے حضور قربان کرتے ہوئے اِس احساس کو اُجاگر کرنا ہے کہ اُسے اپنی ہر شے حتی کہ اپنی جان بھی اللہ تعالیٰ کے راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ لہٰذا جانور کا ذبیحہ دراصل ہر مومن کے لئے قربانی کا ایک علامتی پیغام ہے جسے اللہ تعالیٰ کی رضا یا اُس کے مقرر کردہ امامِ وقت کے حضور پیش کرنے کے لئے ہر ماننے والے کو ہمیشہ تیار رہنا چاہئے۔

آج عید کا دن ہے، اور منیٰ میں جو مکہ کا ایک شہر ہے حجاج کرام قربانی کرتے ہیں اور حج کے فرائض ادا کرتے ہیں۔ یہ وہ دن ہے جو یوم النحر کہلاتا ہے۔ جو یوم الذبیحہ یا قربانی کا دن ہے۔ نحر کا لفظ چھاتی یا سینہ کے اوپر کے حصہ کے لئے یا کالر یا نیکلیس کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ نحر جب فعل کے طور پر استعمال ہو تو اُس کا مطلب گھما کر یا کھینچ کا مارنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یعنی اُس نے اُونٹ یا چوپائے کی گردن یا سینے کے اوپر والے حصہ میں چھُرا گھونپ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الکوثر میں فرمایا کہ:

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

(سورۃ کوثر 108:2-4)

ترجمہ: یقیناً ہم نے تجھے کوثر عطا کی ہے۔ پس اپنے ربّ کے لئے نماز پڑھ اور قربانی دے۔ یقیناً تیرا دشمن ہی ہے جو ابتر رہے گا۔

یہ اسلام کی فتح اور عظیم الشان کامیابی کے لئے ایک غیر معمولی پیش گوئی اور دشمنوں کی شکست اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا اعلان ہے۔

لہٰذا ہمیں اپنے مولا کے حضور دعائیں کرنے اور

مسجد بیت الاسلام میں نمازِ عید کے شرکاء کا ایک اور منظر

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب

قربانیاں پیش کرنے کی ہدایت کی گئی ہے ،مال کی قربانی ،وقت کی قربانی ،ناموس کی قربانی ،جذبات کی قربانی ،مختصر یہ کہ ہمیں اسلام کی فتح وکامرانی کے لئے جس کا وعدہ ربّ العالمین نے کیا ہے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہنا لازمی ہے۔

یوم النحر یا عید کے دن ، ہمیں اللہ تعالیٰ نے جانور کی قربانی دینے کی ہدایت کی ہے۔

عیدالاضحیٰ کے علاوہ ہم دوسرے موقعوں پر بھی جانور کی قربانی پیش کرتے ہیں مثلاً عقیقہ ،جب ہم بچہ کی پیدائش پر جانور کی قربانی پیش کرتے ہیں۔ اسی طرح صدقہ کی شکل میں بھی ہم جانور قربان کرتے ہیں ،مثلاً کسی بدنصیبی ،پریشانی یا بیماری کو ٹالنے کے لئے بھی ہم جانور کی قربانی پیش کرتے ہیں۔

مغربی ماحول میں ہمارے بچے جانور ذبح کرنے کے خیال کو پسند نہیں کرتے اور سوسائٹی کے زیر اثر اُن کے خیالات بھٹکنے لگتے ہیں۔ جب کہ ہمارے ممالک میں یہ قربانی ایک روایت تھی ،بلوغت کے ایام میں ہم میں سے اکثر نے جانور کو ذبح کرنے کے طریق میں حصہ بھی لیا ہوگا۔ کچھ بچوں نے یہ مناظر خود دیکھے بھی ہوں گے شاید وہ ایسے منظر سے خوف زدہ ہو گئے ہوں ،وہ شاید پریشان بھی ہو جائیں اور ایسے والدین اور بچوں میں اس بحث کو لے کر مسائل بھی پیدا ہو جائیں۔

ہمیں ان مسائل سے نپٹنا ضروری ہے۔ ہمیں اپنے بچوں کو جانور کی قربانی کے فلسفہ اور گہری حکمت کے بارہ میں سمجھانے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اِس قسم کی قربانی کے پسِ پردہ اُس روحانی تعلیم کے بارے میں بتانا ضروری ہے اُس خدا تعالیٰ کا تعارف کروانا ضروری ہے جس نے دنیا میں ہمارے لئے ہر شے کو پیدا کیا اور انسانیت کی خدمت کے لئے مامور کیا۔ وہ فرماتا ہے:

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

(سورۃ الجاثیہ 14:45)

ترجمہ: اور جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے، اُس میں سے سب اُس نے تمہارے لئے مسخر کر دیا۔ اِس میں غور وفکر کرنے والوں کے لئے یقیناً کھلے کھلے نشانات ہیں۔

جانور کی قربانی کے فلسفے کو سمجھنے کے لئے، تخلیق کائنات کے مالک کی اِس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ بنی نوع انسان کی نشو ونما کے لئے خدا تعالیٰ نے مختلف قسم کے جانور پھل اور سبزیاں ،انواع و اقسام کی دالیں اور اَن گنت شکلوں میں ذرائع تخلیق دیئے اور پھر اُنہیں انسان کی خدمت پر مامور کیا۔ اور دنیا میں توازن کو قائم کرنے کے لئے ہم یہ بھی مشاہدہ کرتے ہیں کہ بڑے اور طاقتور جانور چھوٹے جانوروں کو اپنا شکار بنا لیتے ہیں۔ اِس اعتبار سے ہم یہ سمجھ سکتے ہیں اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع جانور کی قربانی حلال اور عدل کے اصولوں پر قائم ہے۔ لہٰذا ہم اللہ تعالیٰ کی رضا اور خواہش کے تابع جانور کی قربانی پیش کرتے ہیں۔

مکرم مولانا صاحب موصوف نے اپنے خطاب کے اختتام میں اِس نقطہ کو واضح کیا کہ ذبیحہ کے وقت ہم جانور کی گردن کو اپنے مالکِ حقیقی کے قدموں میں ڈال کر اِس روایت کا اعادہ کرتے ہیں کہ ہم اپنے آقا اور امام وقت کے حضور قربانی کے جانور کا درجہ رکھتے ہیں۔

مکرم امتیاز احمد سرا صاحب مربی سلسلہ

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قربانی کی حقیقی روح کو سمجھ کر اسلام اور احمدیت کے لئے ہر طرح کی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اجتماعی دُعا کے بعد احباب اور بچے عید ملنے کی خوبصورت تقریب میں مصروف ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عید الاضحیٰ کے موقع پر حاضری 3,200 تھی۔

مسجد بیت المہدی پیٹر برو میں نمازِ عید الاضحیٰ

مسجد بیت المہدی سے محترم عثمان احمد صاحب نے نماز عیدالاضحیٰ کی ادائیگی کی اطلاع دیتے ہوئے بتایا کہ حلقہ درھم ویسٹ ،ایسٹ پیٹر برو ،پیٹر برو ،ہملٹن گرینڈ اور مارکھم کے احباب وخواتین نے 28 جون بروز بدھ صبح دس بجے مسجد المہدی میں سُنت ابراہیمی کے تحت نماز عید کی ادائیگی کی سعادت پائی جس میں نمازیوں کی تعداد تقریباً 750 بتائی گئی۔ مربی سلسلہ عمر اکبر صاحب کی امامت میں نماز عید کی ادائیگی کے بعد مربی صاحب نے عیدالاضحیٰ کی مناسبت سے سُنت ابراہیمی کے حوالہ سے قربانی کے مضمون پر خطبہ پیش کیا۔ خطبہ کے اختتام پر اجتماعی دعا کے بعد احباب روایتی انداز میں عید ملتے رہے۔

اس درگاہِ بلند میں آساں نہیں دعا   جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا

درِثمین اردو

محترمہ ڈاکٹر صادقہ سلطانہ صاحبہ کا مختصر ذکرِ خیر

محترمہ ڈاکٹر عارفہ کوثر صاحبہ، وینکوور

میری بڑی بہن ڈاکٹر صادقہ سلطانہ صاحبہ گائنا کالوجسٹ زوجہ مکرم پروفیسر ڈاکٹر نعیم الحق صاحب یونیورسٹی آف کراچی، کوئٹہ میں مورخہ 27/نومبر 2022ء بروز اتوار کولہے کی ہڈی ٹوٹنے کے آپریشن کے بعد دل کے دورہ پڑنے سے 82سال کی عمر میں وفات پا گئیں تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ان کی میت کو پرانے بہشتی مقبرہ، دارالفضل میں تدفین کی خصوصی اجازت عطا فرمائی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

مرحومہ کی نماز جنازہ مسجد بیت المہدی میں مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ نے بروز منگل مورخہ 29/نومبر بعد از نماز ظہر وعصر پڑھائی۔ تدفین بہشتی مقبرہ دارالفضل میں ہوئی۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب، صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور میڈیکل سپرنٹنڈنٹ، فضل عمر ہسپتال ربوہ نے قبر تیار ہونے کے بعد دعا کرائی۔

مقامی طور پر نماز جنازہ غائب

16/دسمبر 2022ء کو مکرم عمران الحق بھٹی صاحب مربی سلسلہ وینکوور نے نماز جمعہ اور عصر کے بعد مرحومہ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔

حضورِ انور کا نمازِ جنازہ غائب پڑھانا

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کمال شفقت فرماتے ہوئے یو کے میں مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب، صدر جماعت نارتھ ہیمپٹن یو کے، کے جنازہ حاضر کے ساتھ محترمہ ڈاکٹر صادقہ سلطانہ صاحبہ کی نماز جنازہ غائب مورخہ 18/دسمبر 2022ء بروز اتوار دوپہر 12 بجے اسلام آباد میں پڑھائی اور مرحومہ کے خاندان کی جماعتی خدمات اور مرحومہ کے اوصاف کا ذکر خیر بھی کیا گیا۔ جو روزنامہ الفضل آن لائن میں 4/جنوری 2023ء میں شائع ہوا۔

ہمارے خاندان میں احمدیت کا نفوذ

ہمارے گھر میں احمدیت کا پودا ہمارے دادا خان صاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب نے 1914ء میں پہلی جنگ عظیم میں برٹش آرمی میں بطور ریڈیالوجسٹ پیرس فرانس میں اپنی پوسٹنگ کے دوران ایک احمدی ساتھی سے روزنامہ الفضل قادیان پڑھنے سے متاثر ہو کر لگایا۔ بعد از ریٹائرمنٹ وہ قادیان میں رہائش پذیر ہو گئے اور بطور معالج خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور طلبا مدرسہ احمدیہ خدمت کی توفیق پائی۔ پاکستان میں وہ کوئٹہ میں ملازم ہو گئے اور امیر جماعت کوئٹہ کی ذمہ داری بھی نبھائی۔

ہمارے والد میاں بشیر احمد صاحب سابق پاسپورٹ آفیسر نے 20سال تک بحیثیت امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ خدمات بجالانے کی توفیق پائی اور بطور ناظم انصار اللہ صوبہ بلوچستان خدمات انجام دیں۔ نہایت مخلص، فدائی، متقی، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار، متوکل علی اللہ اور دعاگو بزرگ تھے۔ خلافت سے صدق وفا کا گہرا تعلق تھا۔

میرے بڑے بھائی انجنیئر رفیق احمد صاحب کارکن دفتر جلسہ سالانہ اور لنگر خانہ واقفِ زندگی تاوفات مورخہ 11/دسمبر 2021ء تک خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17/دسمبر 2021ء کو بھائی کا ذکر خیر خطبہ جمعہ میں فرمایا اور بعد از نماز جمعہ بھائی کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

محترمہ ڈاکٹر صادقہ سلطانہ کی چند خوبیاں

میری مرحومہ بہن ابتداء ہی سے بڑی ذہین وفطین تھیں اور بڑی محنت اور لگن سے تعلیم حاصل کی۔ آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے سویڈن سے گائنا کالوجی میں تخصیص حاصل کی۔ اور اپنے پروفیشن میں خوب نام کمایا۔

1960ء سے کوئٹہ سول ہسپتال میں زچہ بچہ کے وارڈ میں واحد نگران ڈاکٹر تھیں۔ تمام بلوچستان سے آئے مریض شفایاب ہو کر جاتے۔ کچھ عرصہ کراچی سوشل سیکیورٹی ہسپتال لانڈھی میں کام کیا۔ اور وہیں پر پرائیویٹ کلینک بھی شروع کیا جہاں سینکڑوں مریضوں کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ پھر کوئٹہ چلی آئیں اور 1984ء سے پرائیویٹ اکرم ہسپتال میں تاحیات خدمت خلق کی توفیق ملی۔

وہ بچپن سے پنجوقتہ نمازی تھیں۔ تہجد اور اشراق کی نمازیں باقاعدگی سے ادا کرتیں۔ ہر سرجیکل آپریشن سے پہلے عام طور پر دو نفل ادا کرتی تھیں۔

ملازمت کے پہلے دن سے وفات تک روزانہ شام اپنی آمدن کا حصہ آمد ایک صندوق میں ڈال دیتیں اور جمعہ کو محصّل صاحب کو پیش کرتیں۔ تمام چندوں اور تحریکات میں کھلے دل سے حصہ لیتیں۔ لجنہ اماء اللہ میں جو بھی عہدہ

ملتا اسے خوشی سے قبول کرتیں اور بڑی محنت اور لگن سے کام کرتیں۔

آپ نے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ڈاکٹر فہمیدہ صاحبہ کی وفات کے بعد 1975ء میں وقف کیا اور خدمت کی توفیق پائی۔ وقف کے اختتام پر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے لجنہ ہال ربوہ میں ایک تقریب منعقد کی اور انہیں دعاؤں اور تحائف سے نوازا۔

سال میں 2 مرتبہ بے بی شو کرتیں اور ایک نرس کے ساتھ تمام بچوں کا طبی معائنہ کرتیں اور تحائف دیتیں۔ اس پروگرام میں لجنہ اپنی غیراز جماعت دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی لے کر آتیں۔

شعبہ تبلیغ اور خدمت خلق کے تحت کوئٹہ کے نواحی گاؤں اور جیل کے زنانہ حصہ میں میڈیکل کیمپ لگاتیں اور خواتین اور بچوں کا طبی معائنہ کرتیں اور ان کو دوائیں۔ کپڑے اور تحائف دیتیں۔

محترم خلیفہ طاہر احمد صاحب سابق نائب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ ، حال کیلے فورنیا، امریکہ نے باجی کی وفات پر حضور انور کی خدمت میں اپنے خط میں درخواستِ دعا کی اور لکھا کہ کوئٹہ کی ایک مشہور مسجد کے امام نے ان سے درخواست کی کہ آپ ڈاکٹر صادقہ سلطانہ صاحبہ سے سفارش کریں کہ وہ میری بیوی کا علاج کر دیں۔ خلیفہ طاہر صاحب نے انہیں اپنا وزیٹنگ کارڈ دیا اور اس کی پشت پر لکھا کہ ان امام صاحب کی بیوی کا علاج کر دیں۔ ان کی دوائیوں اور آپریشن کے اخراجات میں دوں گا۔ ایک ڈیڑھ ماہ بعد وہ امام صاحب خلیفہ طاہر صاحب کو بازار میں ملے اور والہانہ طریق سے انہیں گلے لگایا اور کہا کہ ڈاکٹر صادقہ سلطانہ صاحبہ نے ان کی بیوی کا ہسپتال میں آپریشن کیا اور بہت اچھا علاج کیا ہے اور پیسے بھی نہیں لئے۔ اتنے میں پاس کھڑے آدمی نے بلند آواز لگائی کہ مولوی تم مسجد میں تو ان کو گالیاں دیتے ہو اور یہاں ان کو گلے ملتے ہو۔

امام صاحب بولے کہ میں نے تو ان کے بارہ میں کبھی کچھ نہیں کہا۔ یہ تو اخلاق میں مسلمانوں سے بہت اچھے ہیں۔ ڈاکٹر صاحبہ نے خلیفہ طاہر صاحب کے پوچھنے پر اخراجات لینے سے معذرت کی اور تمام اخراجات خود ادا کئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈاکٹر صادقہ سلطانہ صاحبہ کو انگریزی، اردو، پنجابی کے علاوہ بلوچستان کی مقامی زبانیں بلوچی، براہوی، پشتو، سندھی، فارسی اور داری وغیرہ پر عبور حاصل تھا۔ وہ مریض کے ساتھ اسی کی زبان میں بات کرتی تھیں۔ اس لئے میڈیکل کیمپ کے دوران ہر مریض اعتماد سے اپنی تکلیف بتاتا اور خوش خوش واپس جاتا۔

احمدی مریض اور ان کے دوست احباب کو مفت دیکھتیں۔ اپنے پاس سے دوائی اور نقد رقم بھی خاموشی سے دے دیتیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ ایک کامیاب سرجن تھیں اور انہیں خدا تعالیٰ نے دستِ شفا بخشا ہوا تھا۔

تمام رشتہ داروں سے محبت اور عزت کا تعلق تھا۔ والدین، بہن، بھائی، سسرال، ننھیال اور ددھیال کے تمام افراد نہ صرف علاج کی سہولت پاتے بلکہ ضیافت اور مہمان نوازی سے بھی محظوظ ہوتے۔ ان کی طبیعت میں رکھ رکھاؤ اور وضعداری پائی جاتی تھی۔ حسن سلوک اور ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی ۔

مرحومہ بہن کی ایک نمایاں خوبی یہ بھی تھی کہ وہ بیواؤں، یتیموں، بے کسوں، بے سہارا غریبوں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ انہوں نے بعض غریب بچیوں کی پرورش، شادی وبیاہ اور کفالت کی ذمہ داریاں لی ہوئی تھیں۔ ان میں سے بعض بچیاں اب یورپ میں اپنے گھروں میں آباد و دلشاد ہیں ۔

پسماندگان

میرے چھوٹے بھائی میجر (ریٹائرڈ) ڈاکٹر لئیق احمد فرخ صاحب حال جماعت آشوا، کینیڈا کو نصرت جہاں سکیم کے تحت گھانا اور گیمبیا میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آج کل علیل ہیں ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ہماری سب سے بڑی بہن نصرت جہاں صاحبہ زوجہ میاں محمود احمد صاحب شہید حلقہ وان نارتھ اور چھوٹی بہن ناصرہ مظفر صاحبہ زوجہ مظفر احمد صاحب حلقہ مسس ساگا نارتھ بھی اس غم میں شریک ہیں۔ ان کے علاوہ کینیڈا میں مرحومہ کے بعض اور اعزا واقارب بھی مقیم ہیں۔ جن میں محترمہ منیرہ انعام صاحبہ اہلیہ مکرم انعام الحق اختر صاحب آف ونڈسر ان کی پھوپھی ہیں جو کہ ان کے ابا مکرم میاں بشیر احمد صاحب کی چچا زاد اور ان کی امی کی ماموں زاد بہن ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے میری پیاری بہن ڈاکٹر صادقہ سلطانہ مرحومہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور ان کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ہمیں ان کی نیکیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

*****

ضروری اصلاح

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا اگست 2023ء کے شمارہ میں مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی مضطر عارفی صاحب کے دورۂ کینیڈا کی چند جھلکیاں شائع ہوئی تھیں۔ اس میں مکرم چوہدری صاحب نے کیلگری میں نماز جمعہ مشن ہاؤس میں پڑھائی تھی نہ کہ مسجد بیت النور میں۔ اسی طرح آپ نے آٹواہ میں اپنے پرانے شاگردوں میں مکرم کیپٹن عبدالبصیر حیؔ صاحب سے ملاقات کی تھی اور وہ خود گروپ کیپٹن نہیں تھے بلکہ ان کے والد محترم گروپ کیپٹن تھے۔ قارئین کرام سے درخواست ہے نوٹ فرمالیں۔ ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے ۔ (ادارہ)

بقیہ از خلاصہ جات خطباتِ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ بعض کی تقریریں شعلہ بیانی کی وجہ سے سن لی جاتی ہیں بعض نہیں سنی جاتیں۔ جلسہ کے دنوں میں ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے کی طرف توجہ دیں۔

آج کل تو ویسے بھی محرم کے دن ہیں۔ ان دنوں میں 10/ محرم بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ہی آنحضرت ﷺ کی روحانی اور جسمانی آل پر ظلم کیا گیا تھا۔ اب یہی ظلم آپؐ کی روحانی آل اور مسیح مود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کی جماعت پر کر رہے ہیں۔

آج کل پاکستان میں بہت سخت حالات ہیں اور کہتے ہیں کہ حُبّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر کر رہے ہیں جب کہ ہمارے ایمان کی بنیاد ہی آپؐ پر اور آپؐ کے خاتم النبیین ہونے پر اور آپؐ کی لائی ہوئی شریعت پر ہے۔ اور آنحضرت ﷺ کے حکموں پر لبیک کہتے ہوئے ہم نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بے شمار جگہ یہ لکھا ہے کہ میں نے جو کچھ پایا وہ آپؐ کی محبت میں پایا ہے۔

جلسے کے حوالے سے حضور انور نے خطبہ کے آخر پر فرمایا کہ جلسہ گاہ میں خواتین سمجھ بوجھ رکھنے والے بچوں کو سمجھ بوجھ دلائیں کہ وہ کارروائی سنیں۔ اسی طرح سیکیورٹی کے حوالہ سے ماحول پر نظر رکھیں۔ جو ہدایات پروگرام میں لکھی ہیں ان پر عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر شر سے بچائے اور اپنے فضل اور رحم کی بارشیں برساتا رہے۔ آمین!

(روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 7، 14، 21، 28/ جولائی 2023ء)

بقیہ از ناموسِ رسالت کے حقیقی تقاضے

”ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسولوں کا فخر، تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ ﷺ ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔ ... سو آخری وصیّت یہی ہے کہ ہر ایک روشنی ہم نے رسول نبی اُمّیؐ کی پیروی سے پائی ہے اور جو شخص پیروی کرے گا۔ وہ بھی پائے گا اور ایسی قبولیت اس کو ملے گی کہ کوئی بات اُس کے آگے اَنہونی نہیں رہے گی۔ زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے اُس کا خدا ہو گا اور جھوٹے خدا سب اس کے پیروں کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے۔ وہ ہر ایک جگہ مبارک ہو گا اور الٰہی قوتیں اُس کے ساتھ ہوں گی۔ والسّلام علیٰ من اتّبع الھدیٰ۔“

(سراج منیر۔ روحانی خزائن، جلد 12 ،صفحہ 82)

وہ آج شاہِ دیں ہے، وہ تاجِ مرسلیں ہے
وہ طیّب و امیں ہے، اس کی ثنا یہی ہے

یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا
فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَ بَعْثٍ ثَانٖ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

بقیہ از مجاہدِ احمدیت مکرم مولانا سید شاہ محمد صاحب مرحوم کی ایک نایاب تحریر

جناب پریذیڈنٹ سوکارنو صاحب مرحوم کی وساطت سے پاکستان میں انڈونیشیا کے سفیر حاجی محمد رشیدی صاحب کو بمعہ بیگم تین روز کے لئے ربوہ لایا گیا۔ پریذیڈنٹ صاحب مرحوم سے قریبی مراسم ہونے کی بنا پر اُن کے متعلق خاص حلقوں میں یہ مشہور ہو گیا تھا کہ وہ احمدی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے یہ توفیق بھی بخشی کہ قرآن کے پہلے دس پاروں کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ کرنے والی کمیٹی میں بطور صدر کمیٹی مذکور کام کرسکا۔ جاپانیوں کے انڈونیشیا پر ساڑھے تین سال قبضہ کے دوران میں تقریباً تین ماہ کا عرصہ اُن کی ملٹری پولیس کی قید میں گزارنا پڑا۔ یہ عرصہ عاجز کی زندگی کے لئے ایک خاص رحمت کا باعث ثابت ہوا۔

اس ناچیز پر اللہ تعالیٰ کے بے غایت احسانات ہیں باوجود خاکسار کے ازحدّ کمزور، گناہگار اور خطا کار ہونے کے۔

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔
وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

فیلڈ مارشل محمد ایّوب خان پریذیڈنٹ پاکستان جب انڈونیشیا تشریف لے گئے تو اس موقع پر ان کو ایک خاص تقریب میں تفسیر قرآن مجید انگریزی ترجمہ اور اسلام کے متعلق دیگر کتب پیش کی گئیں۔ پریذیڈنٹ صاحب موصوف نے راولپنڈی میں اپنے بعض وزراء مثلاً خواجہ شہاب الدین صاحب کے پاس اس عاجز کے کام کے متعلق تعریفی رنگ میں ذکر فرمایا۔“

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ

مصطفیٰؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت   اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

درِّ ثمین اردو

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہِ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

دعائے مغفرت

عزیزہ ملیحہ زاہد عابد

17/جون 2023ء کو نہایت ہی پیاری اور معصوم بچی عزیزہ ملیحہ زاہد عابد ایک سال آٹھ ماہ کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

21/جون 2023ء کو مسجد بیت الاسلام میں مغرب وعشاء کی نمازیں ادا کرنے کے بعد ان کی نماز جنازہ مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے پڑھائی اور اگلے روز 22/جون کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں گیارہ بجے تدفین ہوئی اور اپنے مرحوم بھائیوں راشد اور فاران کے پہلو میں دفن ہوئیں۔ اور محترم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ اس موقع پر جرمنی، سیسکاٹون، آٹواہ اور بعض دوسرے شہروں سے بھی اعزاواقارب نے شمولیت کی۔ عزیزہ ملیحہ، مکرم زاہد احمد عابدؔ صاحب مربی سلسلہ Moncton` N.B جماعت کی دختر نیک اختر تھیں۔

مرحومہ نے پسماندگان میں والد محترم، والدہ محترمہ نسرین طلعت صاحبہ، ایک ہمشیرہ عزیزہ نعمانہ عابد سلمہا، دادا مکرم غلام احمد عابدؔ صاحب سیکرٹری اشاعت امارت وان، دادی محترمہ زاہدہ قدسیہ صاحبہ، نانا مکرم احسان الحق صاحب اور نانی محترمہ شمیم اختر صاحبہ جو جرمنی سے آئی ہوئی تھیں، یادگار چھوڑی ہیں۔ ان کے بعض اور بھی اعزاواقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں نعیم البدل عطا کرے۔ آمین!

محترمہ زبیدہ خاں صاحبہ

23/جون 2023ء کو محترمہ زبیدہ خاں صاحبہ اہلیہ مکرم صدیق احمد قریشی صاحب مسس ساگا جماعت 78 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

25/جون 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مغرب وعشاء کی نمازیں ادا کرنے کے بعد ان کی نماز جنازہ مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے پڑھائی اور اگلے روز 26/جون کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں دو بجے تدفین ہوئی۔ اور مکرم سید عبداللہ محسن صاحب واقفِ زندگی، مینیجر احمدیہ فیونرل ہوم سروسز نے دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نہایت نیک اور مخلص احمدی تھیں۔ جماعت کی تقریبات میں بڑی باقاعدگی سے شرکت کرتیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، خوش اخلاق خاتون تھیں۔ حضور کے خطباتِ جمعہ اور دیگر خطابات باقاعدگی سے سنتیں۔ خلافت سے اطاعت شعاری میں نمایاں تھیں۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر مکرم صدیق احمد قریشی صاحب، ایک بیٹا مکرم اقبال احمد قریشی صاحب اور ایک بیٹی نجم السحر صاحبہ بریمپٹن ایسٹ یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ ڈاکٹر امۃ الحی مونا صاحبہ

6/جولائی 2023ء کو محترمہ ڈاکٹر امۃ الحی موناصاحبہ اہلیہ مکرم خیر محمد بلوچ صاحب کلائن برگ جماعت 64 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

7/جولائی 2023ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے پڑھائی اور اگلے روز 8/جولائی کو نیشنل قبرستان میں تین بجے تدفین ہوئی۔ اور مرحومہ کے بھانجے مکرم زاہد احمد عابد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ اس موقع پر جرمنی، لندن، سیسکاٹون اور بعض دوسرے شہروں سے بھی اعزاواقارب نے شمولیت کی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مکرم ڈاکٹر احتشام الحق صاحب مرحوم واقف زندگی، محمد آباد سٹیٹ سندھ کی صاحبزادی تھیں۔ انہیں لجنہ اماء اللہ کراچی میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ ہسپتال میں ایک ڈاکٹر ہونے کے ناطے سے مریضوں کی خوب دیکھ بھال کرتیں اور ان کے ساتھ ہمدردی سے پیش آتیں، ہمدرد وخیر خواہ تھیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، خوش اخلاق، ملنسار، سب سے شفقت ومحبت سے ملتیں۔ دونوں بیٹیوں کی اعلیٰ تربیت کی اور تعلیم کے زیور سے آراستہ وپیراستہ کیا۔ خلافت سے اخلاص اور صدق ووفا کا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر مکرم خیر محمد بلوچ صاحب پاکستان، دو بیٹیاں محترمہ وردہ مریم صاحبہ اہلیہ مکرم راحیل احمد بٹ صاحب لندن یوکے، محترمہ نعمانہ صدف بلال صاحبہ اہلیہ مکرم بلال احمد صاحب کلائن برگ اور ان کے علاوہ چھ بھائی مکرم انعام الحق اختر صاحب ونڈسر، مکرم امتیاز الحق صاحب بریمپٹن، مکرم احسان الحق صاحب، مکرم نذیر الحق صاحب جرمنی، مکرم ہشام الحق صاحب، مکرم ضیاء الحق صاحب، کراچی اور چھ بہنیں محترمہ طاہرہ ہادی صاحبہ اہلیہ مکرم ہدایت اللہ ہادیؔ صاحب وان، محترمہ شاہدہ نصرت محمود صاحب اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہرؔ صاحب

جرمنی ، محترمہ ماجدہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم حسان الحق سنگرامی صاحب مرحوم کلائن برگ، محترمہ امۃ المتین صاحبہ اہلیہ عبدالشکور جدران صاحب وان ، محترمہ زاہدہ قدسیہ صاحبہ اہلیہ مکرم غلام احمد عابد صاحب وان نارتھ، محترمہ عالیہ محمود صاحبہ اہلیہ مکرم طارق محمود صاحب برنگھم، محترمہ امۃ النور نوشی صاحبہ اہلیہ مکرم سرفراز احمد گل صاحب لندن یوکے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم رانا محمد انور جاوید صاحب

9/جولائی 2023ء کو مکرم رانا محمد انور جاوید صاحب بیری نارتھ جماعت 75 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

11/جولائی 2023ء کو مسجد بیت الاسلام میں مغرب وعشاء کی نمازوں کے بعد ان کی نماز جنازہ مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے پڑھائی اور اگلے روز 12/جولائی کو نیشول قبرستان میں بارہ بجے تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح، عبادت گزار، چندوں میں باقاعدہ، پرجوش داعی الی اللہ، منکسر المزاج اور ہمدرد و خیرخواہ تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ سعیدہ انور صاحبہ، چار بیٹے مکرم رانا محمد اعجاز صاحب، مکرم رانا محمد وقاص صاحب کویت، مکرم رانا محمد افضل صاحب امریکہ ، مکرم رانا محمد افتخار صاحب پاکستان، ایک بیٹی محترمہ کبریٰ وان، دو بھائی مکرم رانا محمود احمد صاحب مربی سلسلہ ، مکرم رانا نصر اللہ صاحب پاکستان اور ایک ہمشیرہ محترمہ ناصرہ محمود صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم عبدالوحید صاحب

9/جولائی 2023ء کو مکرم عبدالوحید صاحب ٹرانٹو ویسٹ جماعت 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

11/جولائی 2023ء کو مسجد بیت الحمد میں مغرب وعشاء کی نمازوں کے بعد ان کی نماز جنازہ مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے پڑھائی اور اگلے روز 12/جولائی کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں بارہ بجے تدفین ہوئی اور مکرم پروفیسر غلام مصباح بلوچ صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا اور لوکل امیر ٹرانٹو ویسٹ نے دعا کرائی۔ مرحوم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدیت کو قبول کیا۔ 2014ء میں فریضۂ حج ادا کرنے کی توفیق ملی۔ انہوں نے اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کی۔ سب بچے جماعت کے کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں اور مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالا رہے ہیں۔ مرحوم نیک، صالح، عبادت گزار، داعی الی اللہ ، منکسر المزاج، ہمدرد و خیرخواہ اور دعا گو بزرگ تھے۔ خلافت سے ایثار اور وفا کا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ نذیراں بی بی صاحبہ، تین بیٹے مکرم ظفر اقبال صاحب، مکرم ناصر اقبال صاحب ٹرانٹو ویسٹ، مکرم آصف اقبال صاحب امریکہ، دو بیٹیاں محترمہ بشریٰ رانی صاحبہ اور محترمہ نصرت پروین صاحبہ ٹرانٹو ویسٹ یادگار چھوڑی ہیں۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے جملہ لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔ اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین۔

*****

ہم کسی کا برا نہیں کرتے

ہم وہ ہیں جو مرا نہیں کرتے
مرنے سے پر ڈرا نہیں کرتے

اپنی منزل کو پانے سے پہلے
رہروِ دل تھکا نہیں کرتے

جب اٹھیں ہاتھ یہ دعا کو تو
اپنی خاطر دعا نہیں کرتے

سر پہ برچھی چلانے سے پہلے
سن لو یہ سر جھکا نہیں کرتے

خود ہی اپنا خسارہ کرتے ہیں
ہم کسی کا برا نہیں کرتے

کھیلتے ہو لہو سے جن کے تم
بے کفن وہ سجا نہیں کرتے

جن چراغوں کو تم بجھاتے ہو
پھونک سے وہ بجھا نہیں کرتے

جمع خاطر نہیں مجھے اُن سے جو
جو مسلسل جفا نہیں کرتے

ترک الفت کا سوچ بیٹھے ہو
یوں تو سالک کیا نہیں کرتے

مکرم پروفیسر ڈاکٹر حبیب الرحمٰن صاحب، ریجائنا
(آداب عشق۔ ماورا پبلشرز لاہور، صفحہ 81-82)

دعا ایک زبردست طاقت ہے

دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں اور دشوار گزار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کر لیتا ہے کیونکہ دعا اس فیض اور قوت کے جذب کرنے والی نالی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتا ہے۔ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 192، ایڈیشن 1988ء)